اناؤنسر بنئے نظامت کیجئے

ندیم احمد نیپالی
شریک دورہ حدیث دارالعلوم دیوبند

دارالکتاب دیوبند

١٩٠

اناؤنسر بنئے نظامت کیجئے

اصلاحی مکالموں کے ساتھ

تالیف

ندیم احمد نیپالی

شریک دورۂ حدیث دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ

دارالکتاب، دیوبند

نام کتاب : اناؤنسر بنئے نظامت کیجئے

نام مولف : ندیم احمد نیپالی

تعداد صفحات : ۸۰

سن اشاعت : ۱۹۹۸ء

زیر اہتمام : واصف حسین مالک دارالکتاب، دیوبند

کمپیوٹر کتابت : نواز پبلی کیشنز دیوبند

نیگیٹیو پروسیسنگ : Nawaz Publications, Deoband

شائع کردہ

دارالکتاب دیوبند۔ یوپی

﴿پیش نظر کتاب﴾

"اناؤنسر بنئے نظامت کیجئے

اجلاس و انجمن کی زینت کا انمول خزانہ

الفاظ و معانی کا بحر بیکراں

فصاحت و بلاغت کا حسین گلدستہ

نثر و نظم کا پر کیف امتزاج گویا گنگ و جمن کا سنگم

اردو ادب سے لبریز

نکات آفریں اشعار سے لبالب

شعراء و خطباء کو دعوت سخن دینے کا نرالا اندار

دلچسپ اور مزاحیہ مکالموں کا انوکھا طرز

جلسوں اور کانفرنسوں میں آسمان اردو سے برسنے کا پر بہار سرچشمہ

ان خصوصیات کے ساتھ بے باک اسپیکر و اناؤنسر بننے کا شاندار ہنر بیک وقت موجود ہے۔

....

تقــــریظ

منبع العلوم والمعارف

جناب حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی مدظلہ العالیٰ

(استاذ فقہ وادب دارالعلوم دیوبند)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلماً و مسلحاً و بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی بھی انجمن اور اجلاس کو مرتب طور پر پیش کرنے اور سلیقہ سے چلانے کیلئے بڑے تدبر شعور اور علم کی ضرورت ہے کہ ڈائس پر آنیکی جسکو دعوت دی جارہی ہے اسکا مبلغ علم کیا ہے؟ کن اوصاف سے اسکو یاد کیا جائے؟ کون سے الفاظ سے نوازا جائے؟ اسکی عظمت پر کون سا غلاف فٹ ہو رہا ہے؟ لوگوں کے دلوں میں اسکی قدر و منزلت کو کس طرح بٹھایا جائے؟ ان اشیاء کی تعبیر کے لئے عمدہ اور مؤثر الفاظ کی ضرورت ہے' جن کیلئے عزیز مکرم مولوی ندیم احمد نیپالی متعلم دارالعلوم دیوبند' نے اچھا ذخیرہ تیار کر دیا ہے' اس گلدستہ سے پھول چن کر مناسب مالا تیار ہو سکتی ہے۔ جسکو اسٹیج پر ہر آنے والے کے گلے کی زینت بنایا جا سکتا ہے اور ان مختلف تعبیرات و کلمات سے پکارا جا سکتا ہے۔

اس مجموعہ میں ہر خاص و عام کو خاصا مواد ملے گا' بندہ نے اس پر نظر ڈالی' بڑا خوش آیند کام ہے' آں عزیز موصوف کا یہ نقش اول ہے دعا ہے کہ

اللہ تعالیٰ اسکو قبولیت عامہ عطا فرمائے مزید علمی خدمات کی توفیق ارزانی فرمائے' آمین

خیر خواہ: عبدالخالق سنبھلی استاذ دارالعلوم دیوبند
۲۹/۳/۱۴۱۷ھ

رائے گرامی

ادیب بے مثال، جامع علم و عرفان
جناب حضرت اقدس مولانا ریاست علی صاحب بجنوری دامت برکاتہم
(استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی. اما بعد! دارالعلوم دیوبند کے دبستان علم میں طلبہء عزیز کا اصل کام درسی کتابوں پر محنت کرکے، علم حاصل کرنا اور علمی استعداد میں پختگی پیدا کرنا ہے، لیکن یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ ماضی بعید سے یہاں کے علمی ماحول پر تحریر و تقریر کی خوابیدہ صلاحیتوں کو صیقل کرنے کیلئے طلبہء عزیز کی ہمت افزائی کی جاتی رہی ہے' صوبائی اور ضلعی انجمنیں اساتذہ کرام کی سرپرستی میں قائم ہیں جن کا ہر ہفتہ تقریری پروگرام بھی ہوتا ہے اور یہی انجمنیں اپنے ترجمان کے طور پر قلمی ماہنامے نکالتی ہیں جن کی ادارت کا کام بھی طلبہ ہی کرتے ہیں اور ضرورت ہو تو اساتذہ کرام مظامین پر

اصلاح دینے کیلئے وقت عنایت کرتے ہیں۔

انہی تو نہالوں میں بعض طلبہ کسی موضوع پر رسالہ بھی مرتب کر لیتے ہیں، اکثر طلبہ اپنی ابتدائی کاوشوں کو منظر عام پر لانا پسند نہیں کرتے، نہ ان کے پاس اس کے لئے وسائل ہوتے ہیں، نہ ہی مربی اساتذہ اس کی ضرورت سمجھتے ہیں لیکن اگر کوئی باذوق طالب علم اپنی محنت کو شائع کرنا چاہے تو تشویق وترغیب کے طور پر اس کی ہمت افزائی کی جانی چاہیئے۔

عزیزم مولوی ندیم احمد نیپالی متعلم دورۂ حدیث (۱۴۱۷ھ) نے اپنی ابتدائی کاوش "اناو نسر بنئے" مرتب کی، پھر جناب مولانا عبد الخالق صاحب سنبھلی زید مجدھم مدرس دارالعلوم دیوبند سے اصلاح لی، اور اب وہ اپنے قلم کا یہ پہلا نتیجہ شائع کر رہے ہیں، احقر نے بھی جستہ جستہ اس پر نظر ڈالی ہے زبان و بیان کی معمولی فردگذاشت کے باوجود رسالہ اپنے موضوع پر مفید معلوم ہوتا ہے اور انشاء اللہ اس ادبی گوشہ میں استفادہ کرنے والوں کے لئے مددگار ثابت ہوگا۔

دعا ہے کہ پروردگار عالم عزیز کی علمی محنتوں کو ثمرہ ور فرمائے اور ... رالعلوم کی آغوش تربیت میں انہیں جو علم وفکر کی دولت ملی ہے اسے ... م کرنے کیلئے زبان و قلم کی صلاحیتوں کو کام میں لانے کی توفیق عطا ... ئے۔ آمین والحمد للہ اولا و آخرا

ریاست علی بجنوری

خادم تدریس دارالعلوم دیوبند

...یع الثانی ۱۴۱۷ھ

انتساب

☆ والدین ماجدین اور نانا جان کے نام جنکے بیشمار احسانات اور لامحدود شفقتوں نے دل نورستہ کو پروان چڑھایا۔

☆ مشفق و مربی استاذ محترم جناب حضرت مولانا "عبدالقیوم صاحب" مدظلہ العالی کے نام جنھوں نے قلب وجگر کے وحشتناک ظلمت کدہ میں ایسی شمع فروزاں فرمائی جسکی روشنی میں قدم بڑھاتے ہوئے مادر علمی دارالعلوم دیوبند کے سرسبز و شاداب غنچوں میں چہکنے کی سعادت ملی۔

ندیم احمد نیپالی

پیش گفتار

الحمد لله رب العالمین و الصلوة والسلام علیٰ
سیدالمرسلین وعلیٰ آله و اصحابه اجمعین امّا بعد!

کسی بھی علمی، ادبی، مذہبی پروگرام میں روح پھونکنے کیلئے ایک ایسے ناظم کی ضرورت پڑتی ہے جسکی طرز گفتگو، ذہانت، اور حاضر جوابی سے سامعین کی پژمردگی کافور ہوجایا کرتی ہے ایسے شخص کو ناظم جلسہ اور اناؤنسر کہا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ "اناؤنسر" کی آواز پُر سوز اور رِقت آمیز سے لطافت ونزاکت، دلکش تعبیرات، حسین اور دلچسپ جملوں خوبصورت تشبیہات اور مرصّع ترکیبوں کی نور ریز ضیاء باریوں سے کسی بھی پروگرام کے حسن کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔

میری حقیر کوشش بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو "دعوت نعت خوانی و خطابت، دلکش مکالموں اور چیدہ چیدہ اشعار" پر مبنی ہے گرچہ یہ ابتدائی سعی دیگر قلمکاروں کی رشحات سے بھی کوسوں دور ہے لیکن یہ امر بھی مسلم ہے کہ

ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالبؔ کا ہے انداز بیاں اور

لہٰذا میں نے ایک خاص خود اعتمادی کے ساتھ اپنی ہیئت نظامت کو پیکر الفاظ و اشعار میں ڈھالکر اور سنہرے حروف میں خامۂ شوخ سے صفحۂ قرطاس پر بکھیر کر ایسے گوشوں کو اختیار کیا ہے جو اب تک تشنۂ تکمیل تھے جن پر خامہ فرسائی کرنے میں کس قدر کامیابی حاصل ہو سکی ہے اس کا فیصلہ تو صاحب ذوق کے سپرد کرتا ہوں البتہ اساتذہ کرام "جناب حضرت مولانا ریاست علی صاحب بجنوری، حضرت مولانا عبد الخالق سنبھلی، حضرت مولانا سلمان صاحب بجنوری" (دامت برکاتہم) کی نظر ثانی "تصحیح باعث صد اطمینان اور شریک درس "مولوی محمد محسن نیپالی" کی رہنمائی موجب صد ہزار شکر ہے۔

(فجزاھم اللہ احسن الجزاء)

رب جلیل سے دعا ہے کہ میری یہ کاوش شائقین حضرات کیلئے مفید ثابت ہو (آمین)

فقط والسلام

طالب دعاء
ندیم احمد نیپالی متعلّم دارالعلوم دیوبند
۲۰/۱/۷/۱۴۱ھ

اصول نظامت

☆ کانفرنسوں اور جلسوں میں متعدد اشخاص خطاب کرنے والے ہوتے ہیں ایسے موقع پر ایک "ناظم یا اناؤنسر" کی ضرورت پڑتی ہے جو پروگرام کو اس طرح مرتب کر کے چلائے کہ سامعین کے حق میں زیادہ سے زیادہ مؤثر ثابت ہو سکے جس کے لئے چند اصول ملاحظہ ہوں۔

ناظم کی پہلی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ سامعین اور اہل علم حضرات پر اس کا مکمل کنٹرول ہو۔

اسکی ابتدائی تقریر میں بصیرت افروز اور چونکا دینے والی باتیں ہوں۔

ہر جلسہ کیلئے وہاں کے مناسب حال کم از کم دس منٹ کی ایسی تمہیدی تقریر کی جائے جو جلسے کے مقاصد' پروگرام کے اجمالی خاکہ اور منتظمین و شرکائے اجلاس کے شکریہ پر مشتمل ہو۔

ناظم کے پیش نظر سلف و خلف کا یہ طرز عمل بھی رہے کہ وہ حضرات پروگرام کا انعقاد کسی بھی بزرگ ہستی ہی کے زیر قیادت فرماتے تھے لہذا تمہیدی تقریر کے بعد کسی ایسے متکلم کو مدعو کریں جو منعقدہ پروگرام کی صدارت کا ہار کماحقہ کسی باعظمت شخصیت کے گلے میں ڈال سکے:۔

انتخاب صدر کے بعد حاضرین مجلس کی جانب سے اسکی تائید بھی ضروری ہوتی ہے جس کیلئے پہلے سے کسی رکن جلسہ کو متعین کرلیا جائے جو عنوان (تائید انتخاب)

کے تحت تحریر کیے گئے کلمات یا اسکے مثل دیگر جملوں میں اظہار خیال کرے۔

پروگرام کے ان مقدمات کے بعد تلاوت کلام اللہ سے باضابطہ محفل کا آغاز کرنے کیلئے ناظم کو چاہئے کہ کسی ایسے قاری خوش الحان کو مدعو کرے جنکی ترنم ریز آواز سامعین کو مسعور کیے بغیر نہ رہے۔

ناظم کی آواز باوقار اور عام آوازوں سے منفرد ہونی چاہئے تاکہ عوام اسکی طرف خصوصی توجہ دے سکیں۔

کسی مقرر یا شاعر کو دعوت سخن دینے کیلئے ایسی گفتگو کرے کہ اگلی بات اہل محفل سننے کیلئے بیتاب ہو جائیں۔

شاعر و مقرر کے ڈائس سے رخصت ہونے کے بعد ناظم کا ایک ایسا جامع مالغ تبصرہ ہونا چاہئے کہ جن لوگوں نے توجہ سے نہیں سنا ہے وہ اپنی بے توجہی پر کف افسوس ملتے رہ جائیں۔

اناؤنسر کو چاہئے کہ موقع محل کے مناسب اشعار بھی استعمال کرتا چلے کہ یہ بزم میں رنگ وروغن کا کا دیتے ہیں۔

ڈائس پر کن حضرات کو کس طرح بلانا ہے کیا اشعار کیا جملے استعمال کرنے ہیں اس کا ذہنی خاکہ پہلے سے تیار کر لیا جائے خاکہ کا کام ابتداء تحریری نوٹس سے بھی لیا جا سکتا ہے۔

یہ نظامت ابتداء گرچہ مشکل ہے لیکن با صلاحیت لوگ اگر اس میدان میں محنت کریں گے تو بسہولت منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں۔ کچھ ہی تمرین وشق کے بعد انشاء اللہ یہ کام نہایت آسان ہو جائے گا اور اس طرح آپ ایک اچھے اور بے باک اناؤنسر بن جائیں گے۔

باب ۱۷

نظامت

ہدایت

اس باب میں شاعر و مقرر کے نام کی
جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے ڈائس پر جسکو
بلانا ہو آپ اس کا نام پیش کریں:۔

ہے کمالِ رتبہ مصطفیٰ ۔ بَلَغَ الْعُلٰے بِکَمَالِہٖ
یہ اثر ہے انکے جمال کا۔ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

کسی ایک ادا کی تو بات کیا۔ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
وہ خدا کا جس نے پتہ دیا۔ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

تمہیدی تقریر

الحمد للہ و کفی و سلام علیٰ عبادہ الذین امصطفےٰ

امابعد

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
راہرو آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

محترم جناب صدر ذی وقار و معزز احباب و سامعین،

گیسوئے شب کی تاریکیوں میں جگنوؤں کی نور ریز جگمگاہٹوں اور موسم بہار کی خوش رنگ لہلہاتی ہوئی شادیوں کے ساتھ آپ حضرات کا جلسہ میں آنا مبارک ہو مبارک!

حضرات! ہم اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے بہت دور سے آئے ہوئے مہمانان کرام اور طویل مسافتوں کو طے کر کے تشریف لانے والے سامعین کی آمد ہمارے لئے باعث فرحت و شادمانی ہے جس کا ہم شکریہ ادا نہیں کرسکتے کہ آپ نے اپنی گوناگوں مشغولیات اور لامتناہی ذمہ داریوں کو ترک کر کے جلسے کو زینت بخشی ہے۔ جس پر ہمارے احساس کی دنیا روشن ہو رہی ہیکہ اس پروگرام کو زیادہ سے زیادہ بہتر شکل میں آپکے سامنے پیش کریں، جس میں پُر مغز، ولولہ انگیز، اور

معلومات سے بھرپور تقریریں ہوں تو زبان و بیان اور انداز نگارش کی بلندیوں کو پہنچے ہوئے تاریخی اور وقتی مسائل پر مقالے بھی ہوں، نعت و نظم کا پرکیف و پر بہار سنگم ہو تو دلچسپ اور مزاحیہ مکالموں کا گلدستہ بھی جو دل ودماغ کی راحت و فرحت اور آپکی روح کی تسکین کا سامان فراہم کرے۔

لہذا ہم نے اس بزم کو ظاہری اور معنوی دونوں حیثیتوں سے بہتر بنانے کی سعی کی ہے جسکو کامیابی کے ساتھ اختتام پر پہنچانے کیلئے ہمیں آپکی ضرورت ہے آپکے تعاون کی ضرورت ہے بغیر آپکے تعاون کے ہم اس پروگرام کی منزل طے نہیں کرسکتے۔

نیز ہم اپنے مہمان خصوصی جناب حضرت مولانا.......... صاحب دامت برکاتہم کے بھی بیحد شکر گذار ہیں کہ انہوں نے اپنا ہمہ جہتی تعاون دیکر ہماری دعوت کو قبول فرمایا اور اپنی مخلصانہ دعاؤں سے بھی نوازا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ حضرات اخیر تک ہمارے دوش بدوش رہکر جلسے کو کامیاب کرنے کی کوشش کریں گے کیونکہ جلسے کی کامیابی آپکے ہاتھوں ہیں اگر اجلاس خدانخوستہ ناکام ہوتا ہے تو ہم اپنی کمی و کوتاہی سمجھیں گے اور اگر کامیاب ہوتا ہے تو اس کا سہرا آپ کے سر ہوگا۔

انتخاب صدر

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم امابعد:

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

محترم بزرگو!اور پرجوش نوجوانو!دیگر سیرت کے جلسوں اور دینی اجتماعوں کی طرح آج کا یہ جلسہ بھی اپنا ایک خاص مقام اور وقار رکھتا ہے۔اور یہ اصول مسلم ہے کہ ہر باوقار شے کیلئے باکمال شخصیت عظیم المرتبت انسان اور قائد ہونا چاہیئے کیونکہ ؎

ٹوٹے ہوئے دلوں کو بھی حوصلہ چاہیئے
کارواں کیلئے بس مقتدا چاہیئے

اسی کے ساتھ ہمارے اکابرین دین وملت کا یہ آئین عمل رہا ہے کہ ہر محفل ہر جلسہ اور ہر بزم کے آغاز سے قبل ایک ایسی جامع اور اولوالعزم ذات کا انتخاب وانتظام کرلیا کرتے تھے جس کے تحت ونگرانی اور قیادت وسیادت میں وہ پروگرام حسن انتظام کے ساتھ ابتدا سے انتہاء کی سرحد کو عبور کر جائے۔

ہم بھی اپنے بزرگوں کی اتباع کرتے ہوئے قبل ازیں کہ اجلاس کا آغاز ہو اسکی صدارت کے لئے ایسی شخصیت کا انتخاب کرتے ہیں جنکی

ذات، فکر و نظر، علم و عمل، فہم و فراست، فضل و کمال، حسن و جمال، اور علم و متانت کا ایک حسین سنگم ہے جہاں سے وعظ و خطابت، تبلیغ و ارشاد، اور صلاح و اصلاح کے تیز دھارے ابلتے ہیں۔

جنکا جمال علم اور حسن عمل ایک ایسا آب جو ہے جس کا شیریں اور شفّاف پانی دلوں کی باد سموم سے جھلسی ہوئی کھیتیوں کو سبزہ زار اور مرغزار بنا دیتا ہے۔

اس سے میری مراد جامع علم و عرفاں، ادیب باکمال شہنشاہ فکر و تدبر جناب حضرت مولانا.......... صاحب دامت برکاتہم ہیں۔

جنکی صدارت پر ہم فرحت و انبساط محسوس کرتے ہوئے اراکین بزم سے تائید کی قوی امید رکھتے ہیں۔

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيدالمرسلين

امابعد:

آجاؤ ختم ہوگئے دن انتظار کے
دور خزاں گیا اور دن آئے بہار کے

حضرات سامعین کرام! سلف صالحین، مدبرین و مفکرین، مصنّفین و مرتبین اور تمام بزرگوں کا ہمیشہ سے یہ طور و طریق رہا ہے کہ وہ جب بھی کوئی کام شروع کرتے یا جب بھی کسی چیز کا آغاز فرماتے تو سب سے پہلے وحدہٗ لاشریک لہ کی تعریف کرتے پھر اس کے بعد پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف میں زبان کو کچھ حرکت میں لاتے۔

لیکن ایک بات اور بھی آپ حضرات کے گوش گذار کردوں کہ بزرگوں کا یہ بھی دستور و عمل رہا ہے کہ جب بھی کوئی بزم و انجمن یا اس طرح کے دیگر پروگرام کا آغاز و افتتاح کرتے تو اس سے پہلے ایک ایسی شخصیت کا انتخاب و انتظام کر لیا کرتے جن کی قیادت و سیادت میں وہ کام حسن انتظام کے ساتھ افتتاح سے اختتام کی منزل کو عبور کرتا تھا۔ جنہیں ہم اور آپ "صدر انجمن یا صدر جلسہ" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اسی لئے ہم بھی بزرگوں کے طرز عمل پر نظر کرتے ہوئے آج کی اس عظیم الشان کانفرنس اور روح پرور اجلاس کی صدارت کیلئے' پیکر اخلاص و محبت' سرچشمہ اخلاق و مروت' ذوالعلم والمرتبت' منبع علم و حکمت' ماحی شرک و بدعت جناب حضرت اقدس مولانا.......... صاحب مد ظلہ العالی کا انتخاب کرتے ہیں امید ہے کہ احباب ہماری اس تحریک کی تائید فرمائیں گے۔

تائید انتخاب

☆ آج کے اس روح پرور اجتماع کی صدارت کا سہرا جس عظیم شخصیت کے سر رکھا گیا ہے میں اپنی اور تمام اراکین بزم کی جانب سے اسکی تائید کرتا ہوں!

دعوت تلاوت

صدر ذی وقار اور معزز سامعین،

آسمان و زمین کی ہر چیز کل تک محرومیوں پر سوگوار اور افسردگیوں کا شکار تھی آج عالم یہ ہے کہ آنکھیں کھولئے تو حسن کی عشوہ طرازی ہے کان لگایئے تو نغمہ کی جاں نوازی ہے، سونگھیئے تو سر محفل خوشبو کی عطر بیزی ہے اس جوش و سرمستی کے عالم میں آپ کسی عظیم پروگرام کے انتظار میں گرفتار نظر آرہے ہیں ساتھ ساتھ میرے ارماں بھی مچل رہے ہیں کہ آغوش شب میں ایک ایسی شمع فروزاں ہو جس کے سامنے دودھ میں نہائی ہوئی چاندنی شرمانے لگے، ایسی محفل سجائیں جہاں تمناؤں کے گلاب کھلنے لگیں دلوں کی کلیاں سرسبز و شاداب ہو جائیں اور آرزوں کے کنول مسکرانے لگیں۔

یعنی اس مقدس قرآن عظیم کی تلاوت باسعادت سے ہم اپنی محفل کا آغاز کریں جس نے صرف ۲۳ برس کی قلیل مدت میں پورے عالم میں وہ انقلاب برپا کر دیا کہ بڑے سے بڑے فصحاء و بُلغاء شعراء و اُدباء حیران و ششدر رہ گئے وہ قرآن کہ جسکی آیتوں کو سن کر پتھر دل موم اور پتھریلی آنکھیں بے اختیار اشک باری کرنے پر مجبور ہو گئیں۔

اسی مقدس کلام قرآن عظیم کی تلاوتِ باسعادت کیلئے میری نظر

انتخاب ساحر اللسان' قاری خوش الحان جناب قاری.......... صاحب پر جاکر رک جاتی ہے۔ موصوف سے التماس ہے کہ ؎

قرآن کی تلاوت سے آغاز ہو محفل کا
اس نور سے پا جائیں ہم راستہ منزل کا

قاری صاحب تشریف لائیں اور تلاوت کلام اللہ سے محفل کا آغاز فرمائیں۔

بادۂ توحید کے متوالو' شمع رسالت یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آسمان کی رفعت وبلندی زمین کے پر وانو پستیوں پر، دن کی روشنی رات کی تاریکیوں پر' آفتاب کی عالمتابی ماہ شب کی چاندنی پر' چاند کی ضیاء پاشی ستاروں کی درخشانی پر' گلاب کا حسن چمپا پر اور رات کی رانی کی خوشبو چنبیلی پر بدرجہا غالب ہے۔

عین اسی طرح مخلوقات میں سب سے اشرف 'عرب و عجم پر فائق' خلاصہ' کائنات تاجدار مدینہ سرکار دوجہاں کی فضیلت تمام نبیوں پر اور آپ کو عطا کئے گئے لازوال معجزہ "قرآن مجید" کی فضیلت تمام کلاموں پر غالب ہے جیسا کہ حدیث قدسی ہے۔ فضل کلام اللہ علیٰ سائر الکلام کفضل اللہ علیٰ خلقہ.

اور افضل کیوں نہ ہو جبکہ اس کا نازل کنندہ واجب الوجود ہے جو تمام صفات کمالیہ کا مستجمع ہے جس کا قاصد سید الملائکہ' جبریل ؑ ہے اور وہ کلام اس ذات گرامی پر نازل ہوا ہے جو باعث کن فکاں ہے' زمین و آسمان

کی تخلیق جن کے لئے ہوئی ہے' پھر وہ کلام عظیم کیسے نہ ہو گا جس کا
اتارنے والا امین جس کے ذریعہ اتارا گیا وہ امین' جس ذات پر نازل ہوا وہ
امین' جس مقام پر نازل ہوا وہ بلد امین' جس ماہ میں اس کی تنزیل ہوئی وہ
تمام مہینوں سے افضل' جس رات میں اتارا گیا وہ ہزار مہینوں سے
افضل' جب ان تمام خصوصیات کا حامل قرآن مجید ہی ہے پھر کیوں نہ
اس مقدس کلام سے ہم اپنی محفل کا آغاز کریں جس نے وحشت وجہالت
کے اندھیروں میں علم عرفان کے دیے روشن کر دیے' جس نے عدل
انصاف کا سکہ چہار دانگ عالم میں بٹھا دیا اور فصاحت و بلاغت کے
شہسواروں کو فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ کا چیلنج دیکر زیر کر دیا' جس نے جمود و
تعطل' انتشار واختلاف کو دور کر کے حکمت ودانش کے ضابطے بنائے'

اسی قرآن مجید کی تلاوت باسعادت کیلئے جناب حضرت قاری......
صاحب مد ظلہ العالی کو دعوت دیتا ہوں جنکی آواز پر سوز اور لب ولہجہ کے
ساتھ ساتھ قواعد تجوید کی رعایت نیز لحن داؤدی صیقل کا کام کرتی ہے۔
موصوف سے دست بستہ عرض کر رہا ہوں کہ تشریف لائیں اور
تلاوت کلام اللہ سے محفل کا آغاز فرمائیں: ؎

غنچے ہیں' گل ہے' سبزہ ہے' ابر بہار ہے
سب جمع ہو چکے ہیں' تیرا انتظار ہے

دعوت حمد

حضرات ابھی آپ قاری خوش الحان کو سماعت فرما رہے تھے موصوف آئے اور وقت بے ثبات میں اپنی جیت کے خیمے سامعین کے قلب و جگر میں نصب کر گئے کہ ہماری پیشانیوں پہ ابھرنے والی سلوٹیں یہ کہہ رہی ہیں ؎

یہ کون تھا یہ کس نے بکھیری تھیں مستیاں
ہر ذرہ صحن باغ کا ساغر بدوش ہے

سامعین:- کبھی خزاں ہے کبھی بہار، کبھی ویرانہ ہے کبھی گلزار، کبھی باران رحمت ہے تو کبھی گرد و غبار، کبھی دن بڑا ہے کبھی رات، پانی کا ہر قطرہ، آگ کا ہر شعلہ، ہوا کا ہر جھونکا، ہر ذرہ ہر پھول ہر بوٹا، ہر کلی، غرض ہر موجود بزبان حال و قال یہی نغمہ سرا ہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ

ہر گیاہے کہ از زمیں روید
وحدہ لا شریک لہ گوید

تو اب میں شاعر اسلام جناب .... صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ بارگاہ ایزدی میں گلدستہ حمد پیش کریں۔

دعوت نعت خوانی

گنگناتا ہوا یہ کون چمن سے گذرا
ہر کلی مائل گفتار نظر آتی ہے

حضرات!

ابھی آپ موصوف سے حمد پاک سماعت فرمارہے تھے گویا کہ حمد

آسماں کے بیچ ستاروں کی ضو تھی لیکن
ستارے توڑ کر رک جاؤں یہ ممکن نہیں مجھ سے
میرے پائے طلب کو آسماں کے پار جانا ہے

لہٰذا بزم کا وقار ملحوظ رکھتے ہوئے نعت کی دنیا میں قدم رکھتے ہیں چونکہ آغاز بزم میں ہی میں نے عرض کر دیا تھا کہ اکابرین امت کا یہ آئینہ عمل ہے کہ خالق کائنات کی تعریف کے بعد' باعث کن فکاں خاتم الانبیاء رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کرتے ہیں۔کیونکہ وحدہ لاشریك له کے بعد کوئی شخصیت قابل تعریف لائق نعت ومدح اور جامع کمالات و صفات ہے تو صرف اور صرف سرکار دو جہاں تاجدار مدینہ کی محبوب ذات گرامی ہے۔

تو لیجئے سماعت فرمایئے سدرہ کی بلندیوں کو درج راہ بنانے والے'
جہاں جبریلؑ کے پر جل رہے ہوں اس منزل سے بہت دور جانے والے'

محبوب رب المشارق والمغارب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نذرانۂ عقیدت و محبت، جسکے لئے شاعر شریں زباں و خوشنوا جناب ...... صاحب سے گذارش کرتا ہوں کہ ؎

لبوں کو کھول دو گلوں کی شگفتگی کیلئے
ترس رہا ہے زمانہ بس ایک ہنسی کیلئے

شاعر صاحب تشریف لائیں اور نعتیہ کلام سے نوازیں

☆ سامعین کرام۔

یہ تھے جناب .... صاحب، جن کے نکات آفریں کلام سے آپ لطف اندوز ہو رہے تھے، موصوف شاعری میں بھی اپنی مثال آپ ہیں جن کے کلام میں آپنے ستاروں کا تبسم، شبنم کی شگفتگی، ایوان باطل کا سر قلم کرنے والی شمشیر برہنہ ضرور دیکھی ہوگی مگر ان تینوں کے سنگم کا نظارہ شاید ہی کیا ہوگا چنانچہ میں ایسے ہی پیکر اوصاف کو پیش کر رہا ہوں، ایسے ہی سخنور کو دعوت اسٹیج دے رہا ہوں جن میں ستاروں کا تبسم، شبنم کی مسکراہٹ تو ہے ہی پھولوں کی مہک، بلبل کی چہک اور کلیوں کی چٹک کے ساتھ باطل کیلئے تلوار بھی ہے میری مراد مداح رسول جناب ...... صاحب ہیں جنکے لئے یہ کہنا بجا ہے ؎

تیرے الفاظ کے نغموں کے تقدس کی قسم
تجھ میں بلبل کی چہک پھولوں کی مہک سب کچھ ہے

تشریف لایئے جناب اور اپنے سکر آمیز نغموں سے اہل محفل کو

شاد فرمائیے۔

☆ حضرات:۔

یہ تھے مداح رسول جناب......... صاحب جو اپنی مست و بیخود کر دینے والی ترنم ریزی سے ہمارے کشور دل میں فتح و نصرت کا علم بلند کر رہے تھے جس پر ہم لوگ یوں لب کشا تھے۔

وہ سحر آلود نغمہ وہ خمار آلود راگ
جو کہ دل میں تہ بتہ بیدار کر دیتا ہے آگ
اُف وہ نغمہ جسکو کہتے ہیں تمنائے بہار
کوئلوں کی کوک ساون میں پپیہوں کی پکار

تو اب آیئے کانفرنس کی زینت جناب......... صاحب کو آپکے روبرو کریں جن کی ادبی و شعری شخصیت بالیقین محتاج تعارف نہیں، ان کی شہرت کا ڈنکا آج ملک و بیرون ملک میں بج رہا ہے انکی پاکیزہ اور فصاحت و بلاغت سے لبریز، کوثر و سلسبیل میں ڈوبی ہوئی، شمیم جانفزاں میں بسی ہوئی نور و نکہت میں سجی ہوئی، دلکش و مترنم نعتیں جنہیں شائقین شعر و ادب اور صاحب ذوق و شوق سنکر نعرہائے تحسین و تعریف بلند کرتے ہیں۔ لہذا موصوف سے گذارش کرتا ہوں۔

یہ خموشی ہے کیسی میرے ساقیا
چھیڑ نغمہ کوئی کیف و مستی میں آ

جناب...... صاحب ڈائس پر، آپ انہیں سنجیدگی سے سماعت

فرمائیں۔

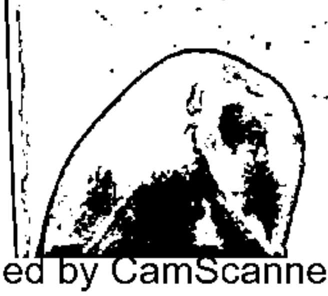
☆ برادران اسلام۔

اس نور نکہت میں ڈوبی ہوئی رات کا کیا کہنا جہاں چاند کی چمک، کہکشاں کا جمال اور ستاروں کی مسکراہٹ انوار و تجلیات کی فضل و کرم کی بارش کر رہے ہیں عجب سماں، عجب گھڑی اور عجب منظر ہے۔

تاریکیاں چھٹ گئیں، روشنیاں بکھر گئیں، جدھر دیکھو نور ہی نور ہے تاحد نگاہ بہار ہی بہار ہے ظلمتیں رخصت ہو رہی ہیں کرنیں پھوٹ رہی ہیں، رنگنیاں اپنا رنگ دکھا کر ذرے ذرے کو مست و بیخود کر رہی ہیں۔

ایسے روح پرور اجلاس میں آپکے جذبات کی کیفیت کو سازگار کرنے کیلئے ایک سے ایک خطیب، عمدہ سے عمدہ نقیب، اچھے سے اچھے ادیب اور اپنے وقت کے مایۂ ناز شعراء کرام بھی موجود ہیں جن میں شاعر اسلام، مداح رسول جناب .... صاحب بھی اپنی ممتاز حیثیت رکھتے ہیں لہذا ان سے اپیل کرتا ہوں کہ ڈائس پر تشریف لائیں اور سامعین کی منتظر نگاہوں کو تسکین بخشیں۔

☆ برادران ملت و شیدائیان رسالت۔ یہ تھے اپنے وقت کے مایۂ ناز شاعر جناب .... صاحب جنکی نعت پاک کا ہر ہر شعر دل کی گہرائیوں میں اتر رہا تھا اور ہمارے دلوں کی خواہش میں شدت پیدا ہو رہی تھی کہ کاش ہم بھی خاک طیبہ کو جس نے سرکار مدینہ کے قدموں کو بوسہ دیا ہے اپنی آنکھوں کا سرمہ بنا سکیں ۔



وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائیں ہم
خاک در رسول کا سرمہ لگائیں ہم۔

دراصل زندگی کے اس حسین گل گشت میں بہتے ہوئے دریا بھی ہیں اور اڑتے ہوئے بگولے بھی ثابت قدم پہاڑوں کا سلسلہ بھی ہے اور درختوں کی قطار اندر قطار بھی' یہاں سودوزیاں کی داستانیں بھی ہیں اور غم واندوہ کی تلخ کامیاں بھی' نشاط و مسرت کے قہقہے بھی ہیں اور رنج و الم کے نالہائے گداز بھی پھر عجیب بات یہ ہے کہ خالق کائنات نے اس ہنگامہ عالم کو ایک شاعر کے دل میں سمو دیا ہے' تو آیئے ایسے ہی شاعر کو مدعو کر رہا ہوں جو اس ہنگامہ عالم کی ترجمانی کر کے آپکے دل میں بسنے کی بھرپور سعی کریں گے۔

میری مراد جناب...... صاحب ہیں ان سے درخواست کرتا ہوں

سونے والوں کو جگادے شعر کے اعجاز سے
خرمن باطل جلا دے شعلہء آواز سے

☆ حضرات اس عظیم الشان کانفرنس اور اس شعری و ادبی نشست میں ہندوستان کے عظیم شاعر جناب...... صاحب بھی تشریف فرما ہیں، جنکے خوبصورت، ولولہ انگیز' روح پرور' حیات بخش اور ایمان افراز نعتوں کا شہرہ پورے ملک ہر محفل اور ہر بزم وانجمن میں ایک خاص وقار رکھتا ہے ہر اسٹیج پر انکا نعتیہ کلام بہت ہی ذوق و شوق اور بڑی دلچسپی کے ساتھ پڑھا اور سنا جاتا ہے۔

ان کی نعتوں سے عقیدت ومحبت اور عشق رسول کے چشمے ابلتے ہیں لہذا اسی باکمال شاعر جناب.......... صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ ڈائس پر تشریف لائیں اور عشق رسول میں اس طرح گنگنائیں کہ بزم کا ہر فرد یہ محسوس کرنے لگے کہ ہم مجلس میں بیٹھے ہوئے طیبہ کی گلیوں کا نظارہ کر رہے ہیں' ان سے گذارش کرتا ہوں سے

تیرہ و تاریک فضاؤں میں چراغاں کردو
دشت وصحرا کی زمین رشک گلستاں کردو

☆ معزز سامعین اب تک آپ خطیبوں اور مقرروں کو سماعت فرما رہے تھے بیک وقت کئی خوش گفتار مقرروں کو سماعت فرمانے سے آپکی سماعت پر ایک ہی قسم کا مزہ منجمد ہو گیا ہے لہذا ذائقہ بدلنے اور چاشنی پیدا کرنے کیلئے نعت نبی کا سہارا لیں جس کیلئے جناب.......... صاحب کا نام سرفہرست ہے جن کی شاعری میں فصاحت و بلاغت کی فراوانی' عشق و عقیدت کی جولانی' دریا کی روانی' سمندر کی سیلانی' موجوں کی طغیانی' سورج کی درخشانی' چاند کی تابانی' ستاروں کی چمک' کہکشاں کا جمال' پھولوں کی مہک' غنچوں کی چٹک' بھنوروں کا تکلم' عندلیبان چمن کا ترنم کلیوں کا نکھار اور بہاروں کا بانکپن بخوبی پایا جاتا ہے۔ خدا نے انہیں اس ترنم خیز آواز سے بھی نوازا ہے جو ایک شاعر کیلئے زیبا ہوتی ہے۔ ایسی ہی شخصیت کیلئے کسی نے بجا کہا ہے سے

روح کا ساز چھیڑ جاتی ہے دل کی رگ رگ میں گنگناتی ہے

صرف لہجہ نہیں ترنم خیز　　انکی خاموشی بھی دل لبھاتی ہے

☆سامعین عظام یہ تھے جناب...... صاحب جو اپنی شیریں آواز اور نادر انداز سے ہم سامعین کو مست و بیخود کر کے ماہی بے آب کی مانند تڑپتا چھوڑ گئے اور پیاس و تشنگی کی شدت کو دو بالا کر کے ہمیں یوں لب کشا کر گئے۔

تشنگی جم گئی پتھر کی طرح ہونٹوں پر
ڈوب کر بھی تیرے دریا سے پیاسا نکلا

حضرات کس قدر فرحت و مسرت اور نور و نکہت میں ڈوب کر یہ مبارک ساعت گذر رہی ہے اور کتنا پر کیف یہ سماں ڈھل رہا ہے کہ نصف شب گذر جانے پر بھی ہم ایک خاص انبساط محسوس کر رہے ہیں اسکے باوجود بھی آپ حضرات پسندیدہ اشعار اور نکات آفرین تقاریر پر داد و تحسین کی صدا بلند نہیں کرتے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اِنّی نذرتُ للّٰرحمٰن صوماً پر عمل کر رہے ہیں حالانکہ۔

بزم سخن میں داد نہ دینا بھی جرم ہے
پینا ہو گر شراب تو لب کھولئے حضور

تو لیجئے ملاحظہ فرمایئے جناب...... صاحب کی شاعری اور ان کا نعتیہ کلام

☆ گلشن اسلام کے بلبلو! صبر کا پیمانہ ابھی لبریز نہیں ہوا ہے رات ابھی باقی ہے جس میں انوار و تجلیات کی برسات، سرورِ کونین کی نعت، بزرگوں کی عنایات ابھی باقی ہیں۔

لہذا اب قلوب کی پژمردگی دور کرنے اور ذہن کی بندش کھولنے کیلئے کسی ایسے مداح رسول، نعت خواں حبیب کردگار کو ڈائس پر مدعو کروں جو عشق رسول کے دریا میں غوطہ لگا کر اس طرح گنگنائے کہ اہل محفل عشق نبی میں غرق ہو کر نعرہائے داد و تحسین بلند کرنے لگیں۔ تو لیجئے ایسی پر بہار مجلس کیلئے باوقار شاعر جناب........ صاحب سے گذارش کرتا ہوں۔

دکھا وہ حسن عالم سوز اپنی چشم پر نم کو
جو تڑپاتا ہے پروانے کو رلواتا ہے شبنم کو

☆ حضرات! ابھی موصوف اپنے انوکھے انداز، مترنم آواز اور سکر آمیز ہونٹوں سے پیارے نبی کی شان میں نعت پڑھ کر بجلی گرا رہے تھے ہماری خواہش بھی یہی تھی کہ وہ دل جیت لینے والے لہجے میں گنگناتے رہیں اور ہم اپنی آنکھوں کو بند کر کے مدینہ کی گلیوں میں پروانہ وار پھرتے رہیں لیکن موصوف برق رفتاری سے بدلی کی اوٹ سے نکلنے والے آفتاب کی طرح سامنے آکر اوجھل ہو گئے اور بے قرار کر کے چلدیئے۔
انہوں نے تشنگی دور کرنے کے بجائے چھڑکاؤ پر ہی اکتفا کیا ہے اگر چاہتے تو سیل رواں کر دکھلاتے کیونکہ اسی شاعر نے تاریخ کو زندگی جاوید عطا کی اور ٹھہرے ہوئے قافلوں کو صدائے رحیل سنائی، حجاز کے ترانے نے علی گڑھ کو حیات جاودانی سے آشنا کیا تو شاعر مشرق اقبال کے نغمے نے اسلامیان ہند کا سر اونچا کیا۔

تواب کیوں نہ ایسے شاعر باکمال کی طرف رجوع کروں جو دریا کو کوزے میں سمونے کا فن جانتے ہیں میری مراد ہندوستان کے مشہور شاعر جناب...... صاحب ہیں وہ تشریف لائیں اور آپ انہیں سماعت فرمائیں۔

☆ برادران اسلام اصول و ضابطہ اور آئین و دستور کے مطابق بیان و خطابت کے بعد شعر و شاعری کی دنیا کی طرف لئے چلتا ہوں۔

لہذا دلچسپ اور من پسند اشعار پیش کرنے کیلئے ایسے شاعر کو دعوت اسٹیج دے رہا ہوں کہ آپ خود انکی کامیابی و کامرانی کا فیصلہ کرلیں گے میری مراد جناب.......... صاحب ہیں ان کے مائک تھامنے سے قبل یہ شعر کہنا مناسب ہوگا۔

تیرے لئے زحمت ہے میرے لئے نذرانہ
بادل کی طرح اور کوئی بجلی گرا جاتا

شاعر صاحب سے التماس کروں گا کہ تشریف لائیں اور مائک سنبھالیں۔

☆ حضرات ابھی ابھی شاعر موصوف وقت و ماحول اور جذبات کی نزاکت کو ملحوظ رکھتے ہوئے سامعین کو اپنے قیمتی اشعار اور انوکھے و نرالے انداز سے منور کر رہے تھے اور اہل بزم کو بڑی سنجیدگی کے ساتھ ناصح کی حیثیت سے نصیحت فرمارہے تھے انکے اشعار کا نچوڑ و خلاصہ یہی تھا۔

بے پردہ کل جو نظر آئیں چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا

پوچھا جو ان سے پردہ تمہارا کہاں گیا
کہنے لگیں عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

دراصل شاعر جب کسی حقیقت کی تعبیر کرنے پر آتا ہے تو اسکے تخیلات کی رفعت' الفاظ کی شوکت' تشبیہ کی ندرت' بیان کی لطافت' زبان کی شستگی' بندش کی چستی اشعار کے سانچوں میں ڈھل کر آجاتی ہے جس کا اندازہ جناب .... صاحب کے رونق اسٹیج ہونے سے کیا جا سکتا ہے جنکی طرف کافی دیر سے اہل محفل کی درد دیدہ نگاہیں اٹھ رہی ہیں لہذا ان سے درخواست کرتا ہوں

اٹھ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

☆ سماء خلوص و محبت کے درخشندہ ستارو! موصوف کی شاعری سے ملا جامی کا والہانہ انداز اور علامہ اقبال کی پرواز نمایاں ہو رہی انکے نعتیہ کلام میں سلاست اور شگفتگی تھی جو محفل میں قدرے رونق پیدا کر رہی تھی۔

جسے روح کمال پر پہنچانے کیلئے جناب ...... صاحب کی طرف میری نظر انتخاب جاتی ہے جنکی آواز سامعین کیلئے زندگی کا سہارا' دماغی پژمردگی کا مداوا' اور جسم و روح کی تازگی ہے انہیں اس شعر سے زحمت سخن دیتا ہوں ؎

کتنی بیخود کر دینے والی شیریں آواز ہے
دل کو جو اپنا بنا لے وہ حسیں انداز ہے

لہٰذا۔ شاعر صاحب ڈائس پر تشریف لائیں اور اپنی نعتیہ کلام سے سامعین کو محظوظ فرمائیں۔

☆ چمنستان علم وعمل کے نو شگفتہ پھولو!

ابھی آپ موصوف سے بارگاہ رسالت میں نذرانۂ عقیدت و محبت سماعت فرما رہے تھے اور ان کے الفاظ کی روانی و فراوانی اور شیرینیٔ گفتار سے لطف اندور ہو رہے تھے۔

جنکے ہر لفظ کی تنظیم فراوانی پر
آج شیرینیٔ گفتار بھی شرماتی ہے

حقیقت یہ ہے کہ ''نوائے بلبل'' بہشت بہار کا ملکوتی ترانہ ہے جو زمستاں کی برف باری اور خزاں کے بعد موسم کا رخ پلٹنے لگتا ہے اور بہار اپنی ساری رعنائیوں اور جلوہ نمائیوں کے ساتھ باغ و صحرا پر چھا جاتی ہے تو اس وقت برف کی بے رحمیوں سے ٹھٹھری ہوئی دنیا یکا یک محسوس کرنے لگتی ہے کہ اب موت کی افسردگیوں کی جگہ زندگی کی سرگرمیوں کی ایک نئی دنیا نمودار ہو گئی۔

تو لیجئے سماعت فرمایئے ڈائز کے آخری خوشنوا اور فہرست کے آخری شاعر جناب...... صاحب کو جنہیں اس شعر سے مدعو کرتا ہوں

یہ خاموشی کہاں تک ' لذت فریاد پیدا کر
زمیں پر تو ہو اور تیری صدا ہو آسمانوں میں

دعوت خطابت

گلشن دہر میں اگر جوئے مئے سخن نہ ہو
پھول نہ ہو کلی نہ ہو سبزہ نہ چمن نہ ہو

حضرات !اب تک تلاوت کلام اللہ، حمد پاک اور نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دور بڑے ہی آب وتاب کے ساتھ چل رہا تھا چونکہ نعت نبی اور حمد پاک میں بڑا گہرا تعلق اور ربط ہے اسی طرح مقرر و شاعر میں جو ربط و تعلق ہے وہ بھی بے نظیر اور لاجواب ہے کیونکہ جہاں نعت کی حیثیت ایک گلزار کی ہے تو وہیں تقریر کی حیثیت مرغزار کی ہے، نعت دریا ہے تو تقریر اس کی موج، نعت کہکشاں ہے تو تقریر اس کی مسکراہٹ، نعت چمن ہے تو تقریر اس کا پھول، نعت اگر پھول ہے تو تقریر اس کی پتیاں، نعت اگر پتیاں ہیں تو تقریر اس پر بکھرنے والی شبنم اور اسی سنگم پر چمن کا حسن نکھرتا اور برقرار رہتا ہے۔

لہٰذا اس مستحکم رشتے کو برقرار رکھتے ہوئے بیان و خطابت کے اس ماحول میں لئے چلتا ہوں جہاں آپ علماء کرام کے ناصحانہ کلمات اور مواعظ حسنہ سے مستفیض ہوتے رہیں گے لہذا اسی اہم مقصد کے تحت حامی قرآن، عالم معانی وبیان، ذوالعلم والایقان جناب حضرت اقدس مولانا

...... صاحب دامت برکاتہم کو ان اشعار کے ساتھ مدعو کر رہا ہوں۔

کچھ ایسی بیخودی ہے تیرے انتظار میں　　تصویر بن چکا ہوں تیرے انتظار میں
آہٹ پہ کان در پہ نظر دل میں اشتیاق　　آنکھوں کے اشک سوکھ گئے انتظار میں

☆ بزرگو! اور معزز دوستو! آپ نے دیکھا کہ موصوف اپنی گرجدار خطابت سے سامعین کے قلوب کو منور و مجلی فرما رہے تھے جس سے دلوں کی بازگشت محسوس ہو رہی تھی اور اہل محفل یوں لب کشا تھے۔

انکی تقریر میں دریا کی روانی دیکھی　　غنچہ و گل کی رنگین جوانی دیکھی
ابر بنکے برس پڑنے کو جو آیا واعظ　　بے طرح ہم نے خم مئے کی سیلانی دیکھی

سامعین! اب پھر گوش بر آواز ہو جائیں کہ اس عظیم الشان کانفرنس، اس تاریخ ساز اور روح پرور اجلاس میں ایک سے ایک فصاحت و بلاغت کے شہسوار موجود ہیں جن کی خطابت و نعت گوئی اپنی مثال آپ معلوم ہوتی ہیں اور ایسے ایسے شعراء و خطباء رونق اسٹیج ہونے والے ہیں جن کی عمدہ خطابت و نعت گوئی کا چرچا صرف دیہات قصبہ اور شہر تک ہی محدود نہیں بلکہ ملک اور بیرونی ملک میں بھی ان کی شہرت کا ڈنکا بج رہا ہے۔

لہٰذا ایسے روح پرور اور سنجیدہ ماحول میں اس پیکر اخلاص و محبت، سرچشمۂ اخلاق و مروّت، مصدر عشرت و نکہت ادیب باکمال جناب حضرت مولانا...... صاحب مد ظلہ العالی سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں

عزائم میں سمودو اپنے دریاؤں کی طغیانی
اٹھو اور بخش دو ذروں کو تاروں کی درخشانی

☆ محترم حضرات! اب پھر شعلہ نوا واعظ ' دھماکہ خیز خطیب ' کروڑوں کے مجمع کو سنجیدگی بخشنے والا ادیب 'ایوان باطل میں زلزلہ برپا کرنے والا امیر ' شہنشاہ فکرو تدبر ' آبروئے سنیت ' فلک خطابت کے نیر تاباں' جامع معقولات و منقولات' جناب حضرت علامہ و مولانا......
......صاحب دامت برکاتہم کو دعوت سخن دیتا ہوں اور اسٹیج سے ڈائس پر رونق افروز ہونے کیلئے ان اشعار سے استقبال کرتا ہوں ؎

شہنشاہ بلاغت چلے آیئے
تاجدار فصاحت چلے آیئے
لے کے گلزار طیبہ کے گل کی مہک
مشکبار خطابت چلے آیئے

☆ سفینۂ اسلام کے ملّاحو!
اب بلا تاخیر اس عظیم الشان کانفرنس کی کاروائی آگے بڑھاتا ہوں!
سبحان اللہ سبحان اللہ اس نیلگوں آسماں کے نیچے اس دھرتی کی پشت پر' اس وسیع و عریض پنڈال اور لق ودق میدان میں عشاق رسول کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا ہجوم اور اس قدر زبردست کا مجمع جہاں ایک چیونٹی کا رینگنا بھی کٹھن ہے۔ ایسے عالم اور ایسے ماحول میں اس بے باک خطیب کو زحمت سخن دیتا ہوں جن کی پرزور خطابت دشمنان رسول کے لئے شمشیر برہنہ اور عاشقان نبی کے لئے سراپا تعویز ہے۔
میری مراد گلہائے رنگارنگ سے چمن کو معطر کرنے والے خطیب

جناب حضرت مولانا.......... صاحب دامت برکاتہم ہیں ان کی دہلیز پر دست بستہ عرض کر رہا ہوں۔

آ جاؤ مسکراتے ہوئے جان گلستاں
میرے چمن کا جشن بہاراں تمہیں سے ہے

☆ شریعت غرا کی کشتی کے ناخداؤ! حضرت مولانا ڈائس پر تشریف لا کر قرآن وحدیث کی روشنی میں تاریخ کے اوراق سے مرد مومن کی شان و شوکت، عظمت ورفعت اور عزم واستقلال بیان فرمارہے تھے اور انکے جذباتیوں برانگیختہ کر رہے تھے۔

جب ہم اٹھ گئے ہیں شمشیر بکف ہو کر
دیکھا ہے زمیں کو چشم فلک نے رو رو کر

آپ حضرات مطمئن رہیں آج کے اس بزم کی طویل فہرست میں ایسے ایسے خطیب ہیں جو فن، خطابت میں ید طولی رکھتے ہیں انہیں خطیبوں میں سے ایسے فنکار کو زحمت سخن دے رہا ہوں جو اپنے ولولہ انگیز خطابت سے سامعین کے دلوں میں دبی ہوئی چنگاریوں کو شعلہ جوالہ بنا دینے والے ہیں۔

میری نظر انتخاب اس وارث انبیاء پر جا کے رک جاتی ہے جو صرف ملک ہی کا نہیں بلکہ عالم اسلام کا ایک کامیاب ترجمان، بہترین خطیب، عمدہ ادیب کے ساتھ ساتھ روحانی وجسمانی علاج کرنے والے طبیب بھی ہیں اور قرآن واحادیث کی روشنی میں تقریر کرنے والے

واعظ بھی میری مراد جناب حضرت مولانا...... صاحب مد ظلہٗ العالی ہیں،

تیری یکتائی ہر ایک رنگ میں چھائی ہے — سارا مجمع تیرے جلووں کا تماشائی ہے
اے بلبل شیدا تو نے سنا ہے ہنس ہنس کر — اب جگر تھام کے بیٹھو حضرت کی باری آئی

☆ کشتیٔ ناخدا کے کھیون ہارو! ابھی موصوف کی رس گھولتی ہوئی آواز، کھنکتا ہوا لب و لہجہ اور فصاحت و بلاغت سے مزین و مرصع تقریر افسردہ قلوب کو منور کر رہی تھی یہی وجہ ہے کہ سامعین ان کی دل آویز خطابت سے لطف اندوز و خوش خرم ہو کر یوں خراج عقیدت پیش کرنے پر مجبور ہیں۔

آنکھوں میں بس کے دل میں سما کر چلے گئے
خوابیدہ زندگی تھی جگا کر چلے گئے

حضرات:۔ آسماں کی بلندی سے لے کر زمین کی پستی تک ملائکۂ رحمت کا ہجوم نظر آرہا ہے جو اپنے جلوہ سامانیوں کے ساتھ اس نورانی محفل کو مزین کر رہے ہیں اور اپنی نورانیت کی آغوش میں لئے ہوئے ہیں

ناز کرتے ہیں ملک ایسی زمیں پر اسعد
جس پر دو چار گھڑی ذکر خدا ہوتا ہے

لہٰذا:۔ اس بزم میں جب کہ اس کا حسن شباب پر ہے ایسے متبحر عالم اور تقریر و تحریر میں ید طولیٰ رکھنے والے واعظ، جناب حضرت مولانا...... ...... صاحب مد ظلہٗ العالی سے التماس کرتا ہوں کہ تشریف لائیں اور اپنی ولولہ انگیز خطابت سے سامعین کو محظوظ فرمائیں۔

☆ ناموس رسول کے شیدائیو! علماء کرام کی کثیر تعداد اس نورانی اسٹیج پر جلوہ افروز ہے جو پرسکون ماحول سے متاثر ہو کر آپکی منشاء اور چاہت کے تکمیل کے لئے اپنے قیمتی خون وپسینہ کو بہا رہے ہیں۔

حضرات:۔وہ سیرت پاک جس کے گلو نازنین میں ایک زمانے سے ہزاروں افراد عقیدت و محبت کے ہار ڈالتے ہوئے آرہے ہیں آج بھی آپ حضرات کی پیشانیاں یہ غمازی کررہی ہیں کہ اس بھری بزم میں اسی موضوع پر گل انشانی کیجائے۔ تو لیجئے وہ شاہ عرب و عجم جو ایک پھول ہی نہیں بلکہ ایسے گلستاں ہیں جس میں رنگارنگ مہکتے رات کی پھول رانی اور چمکتے گلاب ہوں جہاں کلیاں اپنی نزاکت پر مسکرارہی ہوں جس کا مالی کبھی چمکتے گلاب اور مہکتے چمپا کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے مگر رات کی رانی کی خوشبو سے معطر ہوکر چمبیلی کیطرف بڑھتا ہے کہ اچانک جوہی کا حسن اس کی نظر کو بھاتا ہے اسی تذبذب میں وہ کسی بھی پھول کو توڑ نہیں پاتا۔

ٹھیک یہی مثال آقائے مدنی تاجدار مدینہ کی سیرت طیبہ کو بیان کرنے والے مقرر کی ہے کہ جب وہ بیان کرنے پر آتا ہے تو حیران و ششدر ہوتا ہے کہ وہ گلدستۂ سیرت میں سے کس پھول کو اپنا موضوع سخن بنائے۔ کیا کسی نے خوب کہا ہے ؎

لایمکن الثناء کما کان حقه

بعد از خدا بزرگ توئی قصّه مختصر

حضرات:۔شاید میں نے آپ حضرات کا طویل وقت لے لیا جس

کے لئے معذرت خواہ ہوں!

آیئے کارواں آگے بڑھاتے ہوئے اسی نازک موضوع پر شبنم افشانی کیلئے ایک بے باک اور جادو بیان مقرر جناب حضرت مولانا .... صاحب مد ظلہٗ العالی سے دست بستہ عرض کر رہا ہوں کہ مائک پر تشریف لائیں اور سیرت طیبہ کو فصاحت وبلاغت کے گلدان میں سجا کر اہل بزم کے سامنے ایک حسین گلدستہ کی شکل میں پیش کریں ۔ موصوف تشریف لائیں۔

☆ حضرات سامعین و صدر ذی وقار! موصوف یہ کہتے ہوئے ہماری نظروں سے اوجھل ہوگئے

میرا منھ اور سرکار مدینہ کی ثنا خوانی
مجھے معلوم ہے اپنے سخن کی تنگ دامانی

مگر پھر بھی حضرت کا اسلوب بیان اتنا انوکھا اور نرالا تھا کہ ان کی تقریر میں سورج کی چمکتی ہوئی پیشانی' چاند کا ہنستا ہوا چہرہ' ستاروں کی چمک' آب رواں کا تسلسل' نغمۂ بلبل اور پھولوں کی رنگینیاں آشکارا تھیں۔

دوستو! اب بلا تاخیر و تمہید کے جناب حضرت مولانا...... صاحب مد ظلہٗ العالی سے التجا واستدعاء کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور سامعین کو اپنے مواعظ حسنہ سے سرفراز فرمایں۔ موصوف کا استقبال اس شعر سے کرنا اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں ؎

مقرر عظیم آتا ہے جان لطف عمیم آتا ہے اہل محفل کو شادماں کرنے فکر وفن کا شمیم آتا ہے

مقرر ضوفشاں چلے آؤ خطیب ذیشاں چلے آؤ

☆ سامعین عظام! "قافلۂ شب دور بہت دور نکل چکا ہے" لہٰذا جناب حضرت مولانا .... صاحب دامت برکاتہم سے محفل کو بارونق کرنے کی آس وامید رکھتا ہوں۔

یقیناً آپکی شخصیت محتاج تعارف نہیں مگر حقیقت بیانی بھی کوئی چیز ہے۔

موصوف آبروئے بزم شعر و سخن اور ماہر تحریر و تقریر ہیں ساتھ ساتھ علوم دینیہ میں مرجع الخلائق بھی، سب کے لئے آپ کی شخصیت یکساں کشش رکھتی ہے۔ حضور والا سے گذارش ہے کہ رات کی تاریکی میں چاند کی طرح نکھر کر' آسماں کے بیچ ستاروں کی طرح چمک کر' اور کلیوں کی صف میں پھولوں کی طرح بکھر کر کانفرنس کو زینت بخشیں ؎

لے کے جام خطابت کی سرمستیاں
واعظ اہل سنت چلے آیئے

☆ میرے بزرگو اور صاحب علم دوستو!

تھوڑی دیر اور داستاں سن لو
سحر ہوتے ہوتے نہ جانے ہم کہاں ہونگے

"اب تو جام آخری پینا ہے ساقی" لہذا ابلا تاخیر اس سلسلے کی آخری کڑی' اس گلشن رنگ وبو کے آخری خطیب اور دریائے فکر و تدبر کے تجربہ کار ناخدا جناب حضرت مولانا...... صاحب دامت برکاتہم کو دعوت

سخن دیتا ہوں، جو برّ صغیر کے ممتاز عالم دین و محدث کبیر، فقیہ نکتہ داں اور بحر العلوم ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے فضل و کمال، ذہانت و فطانت، اور طباعیٔ طبع کو دیکھ کر بڑے بڑے علماء ششدر و دنگ ہو جاتے ہیں۔

لہذا انہیں پیکر اخلاص سے گذارش کرتا ہوں کہ مذکورہ تمام عنوانات پر تبصرہ فرماتے ہوئے سالار کارواں کی حیثیت سے قافلۂ شب کو منزل مقصود تک پہنچا کر اختتامی دعاء بھی فرمائیں، آیئے حضرت تشریف لائے۔

رنگ و بو سے تیرے معمور ہیں گلہائے چمن
شمع محفل میں لگائے ہوئے تجھ سے ہے لگن

اظہار تشکر

جذبات اک عالم اکبر ہے الفاظ کی دنیا چھوٹی سی
اظہار تشکر کیونکر ہو یہ جرأت جرآت بیجا ہے
اے آہ! نیاز میکش کہ بھرپور ہے ذوق میخواری
مستانہ گھٹائیں چھائی ہیں اور ساغر مئے بے صہبا ہے

حضرات! قافلۂ شب جن رعنائیوں کے ساتھ منزل مقصود کی سرحد عبور کرنے کی راہ پر گامزن تھا۔ آپ حضرات کی حوصلہ افزائی اور سنجیدگی سے اس کارواں کا ٹمٹماتا ہوا چراغ باوجود تیز و تند جھونکوں کے روشن ہو گیا۔ یقیناً آپ جلسے کو کامیاب کرنے کیلئے ہماری ایک ہی صدا

ہر گوشے گوشے سے سمٹ کر اس وسیع و عریض پنڈال میں پروانہ وار
صف بصف فرش نشیں ہو گئے اور ابتدا سے انتہاء تک ایک پر وقار ماحول
بنائے رکھا اس پر ہم جتنی بھی مسرت و خوشی کا اظہار کریں کم ہے۔

آپکی آمد اور سکون پر ہم اپنے قلوب کی ان گہرائیوں سے ہدیۂ
تشکر پیش کرتے ہیں جہاں آپ حضرات کیلئے عزت و عظمت،
امتنان و
احترام و اکرام اور نیاز مندی کے بے شمار جذبات موجزن ہیں جنہیں
اللہ اظہار میں لانے سے وقت کی نزاکت گلہ کر رہی ہے' ہم دعاء گو ہیں
کہ باری تعالیٰ آپ حضرات کو اس کا اجر جزیل عنایت فرمائے (آمین)

اخیر میں ہم اپنے صدر محترم جناب .... صاحب مد ظلۂ العالی
کی خدمت بابرکت میں بھی تہہ دل سے ہدیۂ تشکر پیش کرتے ہیں کہ
انہوں نے باوجود قلت وقت اور کثرت مشاغل کے ہماری دعوت پر
خندہ پیشانی سے کرسیٔ صدارت کو زینت بخشی اور ہم ان اراکین جلسہ
کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

جس پر ہم دست بدعاء ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا پر شفقت سایہ اور
مغتنم وجود ہمیشہ قائم و دائم رکھے اور مستقل ہمیں آپکی قیادت سے سرفراز
فرماتا رہے۔ (لامین یا رب العالمین)

Scanned by CamScanner

باب ۲

بزم افروز مکالمہ

ہدایت

پروگرام کو مفید معلومات افزا اور دلچسپ بنانے
میں مکالمہ کا خاص دخل ہے' تاثیر اور دلچسپی میں اضافہ
کے لئے بہت یہ ہے کہ ہر کردار کے مطابق ظاہری وضع
کا بھی اہتمام کیا جائے بشرطیکہ وہ پروگرام کے وقار اور
وہاں پر موجود شخصیات کے ادب کے خلاف نہ ہو:۔

☆

تیری خودی میں اگر انقلاب ہو پیدا
عجب نہیں ہے کہ یہ چار سو بدل جائے
میری دعاءِ ہے کہ ہو تیری آرزو پوری
میری دعاء ہے تیری آرزو بدل جائے
اقبالؒ

علم و دولت اور عقل

علم:۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ

دولت:۔ وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت آپکا تعارف اور شناخت کیا ہے؟

علم:۔ میں جہالت کی تنگ و تاریک وادیوں کو ضیاء و روشنی سے معمور کرنے والا' تہذیب کا حامی' خلوص کی تصویر' اخلاص کا پیکر' حامی بے نوا' شریک تونگر' قوت بیکس' ہمدم توانا' دولت لازوال و بے مثال' رہبر دین و دنیا' ضیاء ایمان و یقین' سرمایۂ عزت و رفعت' قابل قدر و عظمت' رحمت ہی رحمت' تہذیب عیش و طرب' زینت بزم و ادب' مونس و جانثار' ہمدرد و غمگسار' حلیم و بردبار' کلید کامیابی' اتالیق دوراں' پیر و جواں اور طفل میرے خواہاں' شہنشاہ ہفت کشور میرے در کا دربان' لقمان و افلاطون میرے ادنیٰ خادم' ہر محفل میں میرا تذکرہ' گھر گھر میرا چرچا' دونوں جہاں میں میرا بول بالا' دولت میرے در کی ادنیٰ اصیل' سطوت و اقبال میرے در کے جاروب کش' مشتاقان جاہ و منصب اور طالبان دولت و ثروت آئیں اور میری جانب قدم بڑھائیں بے تکلف مجھے طلب کریں اور دامن مقصود سے بھر لیں۔

مجھ سے واقف ہے زمانہ علم میرا نام ہے
بخش دینا تاج و کشور میرا ادنیٰ کام ہے

دولت:۔
شیخیاں علم تو سب مار چکا بڑھ بڑھ کر
اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

اے فریب و دغا کے شرر انگیز انگارے، نخوت و تکبر کے فوارے دیکھ ذرا ہوش میں آ! اور یوں بڑھ بڑھ کر باتیں نہ بنا ہم چنیں دیگر نیست کا پردہ اپنی آنکھوں سے اٹھا تیری اس بکواس پر مجھکو ہنسی آتی ہے خود اپنے منہ میاں مٹھو نہ بن یہ تیری ہرزہ سرائی خود تیری کم ظرفی کی دلیل ہے۔

علم:۔اے جہالت و رذالت کی درخشیدہ تصویر بے باک و بد تمیز تیری گفتگو تیری حقیقت پر دلالت کرتی ہے بتا تو کون ہے اور کیا چاہتی ہے تاکہ تیری عرض پر غور کیا جائے؟

دولت:۔اے دغاباز و فریب اور مکار علم تو نہیں جانتا کہ میں سراپا عیش، جیب و پاکٹ کا کیش، تقویت دل و دماغ، راحت جگر، ناامیدوں کی امیدیں، خدا سے ملانے والی، پنجۂ غم سے چھڑانے والی اور حسن و صداقت کی نمایاں تصویر ہوں میرا خفیف سا التفات موجب فرحت و نشاط ہے جس طرف میری لطف بار نظریں اٹھیں خوشی سے خوش حال اور مالا مال کر دیں کامیابی و کامرانی عطا کر دینا میرا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ میرے پیارے جہاں سے نرالے ہر وقت پاؤں پھیلا کر سکھ کی نیند سوتے ہیں، شب و روز بے

فکری سے گذارتے ہیں ' دینوی لطف اور مزے خوب اڑاتے ہیں 'ہمیشہ عیش و عشرت سے شادماں رہتے ہیں 'منصب و اقبال کا سہرا ہمیشہ ان کے سر پر رہتا ہے نہ فکر فردا نہ خوف عقبیٰ انتہائی لاپرواہ اور بے ہراس رہتے ہیں ۔

مجھ سے واقف ہے زمانہ دولت میرا نام ہے
بخش دینا مال و دولت میرا ادنی کام ہے

علم :۔ سبحان اللہ کیا خوب "جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے ' واقعتاً تیرے عشاق نہ صرف اس عارض و فانی دام عیش میں گرفتار ہو کر اپنی اصلیت اور فرائض منصبی سے بے خبر ہو جاتے ہیں بلکہ اکثر خود کو خدا بھی سمجھنے لگتے ہیں نتیجہ کی طرف کبھی بھول کر بھی نظر نہیں کرتے ۔اے کمبخت ! فرعون کو تیرے ہی شر نے غرق کیا نمرود وشداد تیرے ہی فریب میں گرفتار ہو کر ہمیشہ کے لئے مبتلا نالہ و بکا ہوئے (فاعتبر ویا اولی الا بصاد)

کاش میں ہوتا کہیں ان کا شریک
تب سمجھتے وہ ' خدا ہے لاشریک

معاذ اللہ۔ایک مشت خاک اور دعوائے خدائی 'اے کج فہم دراصل تو راہ راست سے منحرف کرنے والی اور نخوت و تکبر کی جیتی جاگتی تصویر ہے 'دنیا دارالمحن ہے تکلیف کے بعد راحت ہے (انَّ مَعَ العُسْرِ یُسْراً)

دولت :۔ سچ ہے اے زبان دراز سچ ہے فطرت یہی ہے کہ ہر ایک اپنے عیوب کو حسن اور دوسرے کے محاسن کو عیب سمجھتا ہے اپنی برائیوں کو گریبان میں منہ ڈال کر نہیں دیکھتا ان پر نظر نہیں جاتی اور

دیدہ وروں کی ہر بات پر نکتہ چینی کرتا ہے۔

غیر کی آنکھوں کا تنکا تجھ کو آتا ہے نظر
دیکھ غافل اپنی آنکھوں کا ذرا شہتیر بھی

دیکھ اور ذرا گریبان میں منہ ڈال کر جھانک تیرے عاشق وشیدائی علم داں گریجویٹ 'ایم اے' عالم و فاضل میری تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں آٹھوں پہر میرے در پر ناصیہ فرسا رہتے ہیں' دھکے کھاتے ہیں' دھتکارے جاتے ہیں یہ سارا بار تیری ہی گردن پر ہے تو ہی ان کی ذلت و خواری کا موجب اور پریشانی کا باعث ہے۔ ورنہ اگر وہ

....

علم:۔ تیری خود پسندی مغرورانہ تقریر اور نخوت پرستی نے فضاء عالم کو متغیر کردیا ہے ہر شخص کی آنکھوں پر حرص وہوس کا دبیز پردہ ڈال دیا ہے تیری رگ رگ اور ریشے ریشے میں شیطانیت و فرعونیت کے مہلک جراثیم پیوست ہیں جو تیرے فریب میں آیا وہ بحر ذلت میں ایسا غرق ہوا کہ پھر کبھی نکل نہ سکا اور تحقیر و تذلیل کا شکار ہو کر رہ گیا۔ دیکھ جن کا تعلق میری ذات سے ہے وہ دامن صبر کبھی نہیں چھوڑتے اور حرص و طمع سے کوسوں دور رہکر تجھکو مطیع کر لیتے ہیں دیکھ میرے آوردوں نے سیکڑوں کو تیرا بادشاہ بنادیا جسکے ہاتھوں میں تیری نکیل رہتی ہے۔

دولت:۔ ذرا شمار تو کرایئے دو چار کا جو تیری بدولت زندہ اور لائق تکریم و تعظیم ہو۔

علم :۔ جتنے اہل قلم، ہنر مند، ذی علم و شعور اور صاحب منصب آج زمانہ میں نظر آتے ہیں جن کے اشاروں میں تیرا سر ہے وہ میرے ہی شیدائی اور میرا ہی حامی ہیں۔

دولت :۔ جی حضرت اگر میں ان کا ساتھ نہ دوں تو یونہی بیٹھے مکھیاں ماریں اور در در کی ٹھوکریں کھاتے رہیں اور انہیں اپنی زندگی میں ایک لقمہ بھی نہ مل سکے۔

علم :۔ چہ خوش "یہ منہ اور مسور کی دال" تو کیا ساتھ دے سکتی ہے یہ تو ہے کہ انہوں نے خود اپنے علم و ہنر اور صلاحیت کے زور سے تجھ کو اپنا غلام بنالیا ہے۔

دولت :۔ بالکل نہیں بلکہ انسان بغیر میری نصرت و مدد کے کوئی بھی کار خیر انجام نہیں دے سکتا ہے میں اللہ سے ملاتی ہوں۔

علم :۔ بجا درست، تیری فتنہ انگیزیاں اظہر من الشمس ہیں تیرا ظاہر دلفریب باطن شب تاریک سے زیادہ وحشتناک ہے، انسان اپنے علم سے خدا کو پہچانتا ہے اس کا سینہ ضیاء ایمانی سے منور ہوتا ہے وہ تیری طرف متوجہ بھی نہیں ہوتا۔

اے رہزن! ایمان اور عقل سلیم کو گمراہ کرنے والی اور باہمی اختلاف و نزاع اور جھگڑا کرنے والی جا اور جا کر کسی گوشے میں منہ چھپا کر بیٹھ اور کبھی کسی سے بھول کر بھی مقابلہ کی جرأت مت کر، ورنہ تیرا وجود عدم میں تبدیل ہو کر..............

عقل

بس بس خاموش! تم دونوں کی تقریریں سنتے سنتے کان پک گئے' آنکھیں اندھی ہو گئیں' زبان گھس گئی' دانت کھٹے ہو گئے اور پورے بدن کے پیچ دپرزوں نے جواب دیدیا تیز قوت شامہ' قوت لامسہ' قوت ذائقہ' قوت سامعہ اور قوت باصرہ سب مفقود ہو گئے آپس میں یہ اختلاف ونزاع اور بگاڑ کیا' ہر ایک دوسرے سے اپنے کو افزوں تر بتاتا ہے ہاں یہ امر مسلم ہیکہ دونوں کو ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے لیکن اے دولت! علم کی فضیلت تجھ سے ہی نہیں بلکہ مجھ سے بھی کہیں زیادہ ہے مجھ پر بھی اسکے عکس کا پرتو ہے اور اسی کی نوزش سے نکھار آتا ہے۔ جو اس سے بے بہرہ ہیں اور اسکے احکامات وہدایات کے مطیع وپیرو نہیں وہ انسان؟ انسان کہے جانے کے لائق نہیں۔

علم کی دولت ہے ایسی لازول
جس کے آگے گنج قاروں پائمال
علم سے انسان پاتا ہے تمیز
علم سے ہے آدمی ہر دل عزیز
بس گلے مل لو جہالت نے تمہیں گھیرا ہے
عقل کہتے ہیں لوگ مجھے' یہ فیصلہ میرا ہے

تعلیم دین

طالب علم :۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ'
جاہل :۔ واَلیکم سلام ورَحمَۃ اللہ و برکَاتہ
طالب علم :۔ مزاج بخیر ہیں
جاہل :۔ اللہ جی کا فضل اور آپکی دعاء ہے
طالب علم :۔ تمہارا تعارف کیاں اور کہاں سے آئے ہو
جاہل :۔ میرا نام ٹورو میاں اور وطن بکھاریڑھی ہے
طالب علم :۔ انا للہ و انا لیہ راجعون 'اب تو دنیا میں اسلامی ناموں کی بھی موت آرہی ہے ارے "ٹورو" بھائی تمہارا یہ نام کس نے رکھ دیا ہے نہ اپنا نام صحیح نہ گاؤں کا نام اچھا یہ کیا بلا ہے کیا تمہارے یہاں تعلیم نہیں ہے ؟
جاہل :۔ تعلیم سے بس تھوڑی سی واقفیت ہے میں دیہات کا رہنے والا اور دیہاتی ہی جانتا ہوں 'مولانا صاحب! اسلامی نام کیا ہے ہمیں بھی بتلایئے تاکہ اپنے بچوں کا اسلامی نام رکھ سکوں۔
طالب علم :۔ ہاں "ٹورو" تم سمجھدار ہو اپنے بچوں کا اچھا نام رکھو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔(خَیْرُ اِسْمٍ مَا حُمِدَ وَ عُبِدَ) کہ

وہ نام جو "محمد اور عبد" پر مشتمل ہو جیسے عبداللہ، عبدالحق، عبدالخالق، عبد الرزاق یا اکرام اللہ، ارشاد اللہ، انعام اللہ، احباب اللہ، یا احمد کریم، احمد سعید، محمد خضر، محمد عمر، وغیرہ اور تم بھی اپنا نام بدل کر کوئی اچھا نام تجویز کرو خیر، بات دور چلی گئی تمہارا ذریعہ معاش کیا ہے؟

جاہل :- میں دن بھر افریقہ کے جنگل میں گھاس کھودتا ہوں اور امریکہ کی منڈی میں فروخت کرتا ہوں پھر دو چار پیسے ہوتے ہیں جس سے اپنی زندگی بسر کرتا ہوں اور اطمینان و چین کی نیند سوتا ہوں۔

طالب علم :- کیا تمہارے والدین نے پڑھلیا لکھایا نہیں ہے؟

جاہل :- پڑھلیا ضرور ہے مگر تعلیم کو غیر ضروری سمجھتے ہوئے مدرسہ سے میں نے اپنا نام کٹوالیا تھا۔

طالب علم :- تمہیں یہ کیسے معلوم کہ تعلیم کی ضرورت نہیں ہے؟

جاہل :- مولانا صاحب! دیکھتے نہیں کہ آج ساری دنیا صرف اپنے ذریعہ معاش میں لگی ہوئی ہے، ہر شخص مال و دولت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں بری طرح لگا ہوا ہے، سب کو اپنے پیٹ کی فکر ہے، کوئی رکشہ چلا کر تو کوئی ٹھیلا چلا کر، کوئی کھیتوں پر مزدوری کرکے تو کوئی راتوں رات بیدار ہو کر، کوئی فقیروں کا بھیس بدل کر تو کوئی مزاروں پر الا اللہکی ضربیں لگا کر شکم پروری ڈھونگ رچاتا ہے اور پیٹ بھرتا ہے اور یہ صاحب علم......

طالب علم :- "کہاں کی اینٹ کہاں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا

کھودا پہاڑ نکلا چوہا" ایک گھنٹہ سے دماغ بھی کھایا اور ایک بات بھی کام کی نہ کہی سچ ہے کہ جاہل گنوار کی بات بھی جہالت پر دلالت کرتی ہے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے (وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ اِلاَّ عَلَى اللهِ رِزْقُهَا) کہ ساری مخلوق کا رزق اللہ پر ہے خواہ وہ چرند ہو کہ پرند' جنگلی جانور ہو کہ گھریلو' جن ہو یا انسان' سب کو وہی خدا "خالق کائنات" رزق دیتا ہے تمہیں اِس میں فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے کیا صاحب علم کو رزق نہیں ملتا؟ ضرور ملتا ہے اور خوش و خرم اپنی زندگی بسر کرتا ہے' تم چلو ہمارے ساتھ اور مدرسہ .... میں داخلہ لیلو اور اعلی تعلیم دین حاصل کر کے اپنے علاقہ کی جہالت کو دور کرو۔

جاہل :۔ جی مولانا صاحب! بات سمجھ میں آ گئی آپ میرے داخلہ کی ذمہ داری لیجئے انشاء اللہ اب ضرور تعلیم حاصل کر کے رہوں گا اپنا پتہ نوٹ کر دیجئے تاکہ داخلہ لیتے وقت آپکی رہبری سے فائدہ اٹھا سکوں۔

طالب علم :۔ ڈائری نکالو پتہ نوٹ کرو "محمد ...... روم نمبر ...... مدرسہ ......" اچھا بھائی اب اجازت دو چلتا ہوں۔

جاہل :۔ ٹھیک ہے حضرت جی شکریہ۔

طالب علم :۔ السلام علیکم

جاہل :۔ وَالیکم سلام۔

اسلامی ہیئت

طالب علم :۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ'

سروس کار :۔ وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ

طالب علم :۔ کہئے محترمہ خیریت تو ہے؟

سروس کار :۔ کیا بدتمیزی کررہے ہو تم نے مجھے محترمہ بنادیا اور میری حیثیت کو خاک میں ملادیا، کیا میں عورت ہوں اگر ہوتا تو یوں عریاں ہوکر تمہارا سامنا کرتا۔

طالب علم :۔ جی یہ کوئی محال نہیں دور جدید میں عریاں پھرنا عورتوں کا فیشن بن گیا ہے 'مزید آپکے رنگ وروپ' لباس اور گیسوئے دراز سے مجھے ایسا ہی لگا تھا معاف کیجئے گا میں نے قوال صاحب کو عورت تصور کرلیا تھا۔

سروس کار :۔ اب تک تمہاری بے ڈھنگی نہیں گئی اب تم نے مجھے قوال بنادیا یہ کیا مزاق کررہے ہو؟

طالب علم :۔ سوری' معاف کیجئے گا باربار میری آنکھ خطا کرتی ہے اب اس وقت سے صرف مزاری ہی کہوں گا اور بس'

سروس کار :۔ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا ہے یہ کیا گستاخی کر رہے ہو کیا بھینگے ہو' کبھی یہ کبھی وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہو اب

بھی تم نے مجھے مزاری بنادیا مجھے بیوقوف سمجھ رکھا ہے یا مجنون'

طالب علم :۔ جناب تو آپ کیا ہیں ؟نہ عورت نہ قوال'نہ مزاری پھر تو آپ' آپ ہی ہیں یا کچھ اور شے ہیں جسے میں غلط سمجھ رہا ہوں تو اپنی زبانی خود اپنا تعارف کرائیے کہ میں آپکی حقیقت سے واقف ہو سکوں؟

سروس کار :۔ میں عورت نہیں مرد ہوں' قوال نہیں سروس کار ہوں' مزاری نہیں سرکاری ہوں' میرا نام عبد اللہ ہے سہارنپور کا رہنے والا ہوں سروس کے لئے گھر سے نکلا تھا مگر تم میری راہ میں پتھر کی دیوار بن کر حائل ہو گئے مجھے وقت پر دفتر پہنچنا ہے اب معاف کرو چلتا ہوں!

طالب علم :۔ جناب ایک منٹ !اتنی جلدی کیا ہے ؟ذرا ایک بات پوچھنی ہے گستاخی معاف! آپ نے یہ ہیئت کیوں اختیار کر رکھی ہے سر پر یہ لمبی لمبی زلفیں' دوش پر ہرے ہرے دوپٹے' جسم پر ٹی شرٹ اور پینٹ' چہرہ بالکل عورتوں سا نہ مونچھ نہ داڑھی' غرض مکمل غیر اسلامی شکل و صورت لئے بیٹھے ہیں۔

سروس کار :۔ خاموش! تم بہت بد تمیز ہو' بڑھ چڑھ کر باتیں کرتے ہو تم میری شکل و صورت کو غیر اسلامی قرار دیتے ہو ؟جب کہ میں مسلمان اور نماز روزہ کے ساتھ اسلام کے دیگر امور کا بھی پابند ہوں یہ جرأت تم نے کیسے کی کہ میرے سامنے اس طرح کی لب کشائی کرو' کیا اسلام اپنے بڑوں کا ادب واحترام کرنا نہیں سکھلاتا ہے۔

طالب علم :۔جی اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے جہاں ادب و احترام کا

درس دیتا ہے وہیں بَلِغُوْ اعنیّ وَلَو آیة. کی تعلیم سے بھی سرفراز کرتا ہے چنانچہ میں نے آقاء مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھی ہے۔ (مَنْ نشبّہَ بقَوْم فَھُوَ مِنْھُمْ) کہ جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ اسی میں سے ہے لہذا بَلّغُوْ اَ عنّی وَ لَوْاٰیة کے پیش نظر لب کشائی کی جرأت ہوئی ہے 'میں حیران ہوں آپکی شکل وصورت کو دیکھ کر کہ مسلمان ہوتے ہوئے کوئی اسلامی یونیفارم نہیں اور نہ کوئی امتیازی شان ہے۔

سروس کار :۔ عزیزم میں مجبور ہوں چونکہ دفتر میں سارے ملازموں کی ہیئت یہی ہوتی ہے ملازمت بھی اسی کیریکٹر پر ملی ہے اسے ترک کرنا گویا رسوائی اور دفتری حکام کے طعنے کو اپنے سر لینا ہے حتی کہ نوکری سے بھی ہاتھ دھونے کا امکان ہے۔

طالب علم :۔ لاحول ولاقوة الا بالله افسوس ہے کہ آپ نے غیر مسلموں کی ناگواری پر اپنے لباس کو ترک کر دیا ہے لباس تو درکنار اپنی داڑھی بھی باقی نہ چھوڑی ہے جبکہ تاجدار مدینہ کا حکم ہے (وَاعْفُوْا لُحَاکُمْ) اپنی داڑھیوں کو بڑھایا کرو' یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو' رہیں یہ ملازمتیں اور آفس کے ملازموں کے طعنے تو یہ نہایت کمزور امر ہے غور تو کرو! سکھ بھی بڑے اور چھوٹے عہدوں پر فائز ہیں اور اپنی وردی اور شکل وصورت پر مضبوطی سے قائم ہیں کوئی ان کو ٹیڑھی آنکھ سے بھی نہیں دیکھ سکتا۔

سروس کار :۔ ان ظاہری شکل وصورت کے امتیاز سے کیا ہوتا ہے جو چاہیں کپڑے استعمال کریں اور جس کیریکٹر کو چاہیں اپنائیں اصل تو دل کا آئینہ ہے جسے صاف وشفاف رکھنے کے ساتھ احکام خمسہ کی پابندی کرتے رہنا چاہئے جو باعث نجات ہے رہی سکھوں کی بات تو وہ ان کا اپنا لباس ہے جو ان میں نسل در نسل چلا آرہا ہے۔

طالب علم :۔

محروم کچھ سمجھ ہے تمہاری الٹی
غربت کو وطن ، وطن کو غربت سمجھے

اب تک میں آپ کو ایک سروس کار کی حیثیت سے دانشور سمجھ رہا تھا لیکن اب پتہ چلا کہ آپ کچھ ہاف مائینڈ بھی ہیں ! "ساری رامائن پڑھ لی اور سیتا کس کی جورو" یہ بھی پتہ نہیں خود کو تو شریعت کا پابند بتلاتے ہیں اور نہ اپنی شریعت کی حقیقت کا پتہ ہے نہ اپنے شعار کا' لباس کا معاملہ اتنا سادہ اور آسان نہیں جتنا آپ سمجھ رہے ہیں کہ آدمی جو چاہے لباس پہنتا رہے جس کیریکٹر کو چاہے اپنائے اور اس سے اس کے دین' اخلاق اور اسکی زندگی پر کوئی اثر نہ پڑے بلکہ انسان کی ظاہری شکل وصورت کا اسکی زندگی اور اخلاق وکردار پر بڑا گہرا اثر پڑتا ہے۔

آپ دیکھتے نہیں کہ نظام سلطنت وسیاست میں مختلف شعبوں کا کوئی نہ کوئی یونیفارم مقرر ہے۔ وزیر اعظم کا اور ہے پولیس کا ہے کمانڈر کا اور ہے فوجوں کا اور ہے اگر یہ نہ ہو تو کوئی قوم اور کوئی

حکومت ایک دوسرے سے تمیز نہ کرسکے۔

سروس کار :۔ عزیزم! تم نے ایک اہم چیز کی جانب توجہ دلائی ہے اب تک میں اسلامی ہیئت سے ناواقف تھا باوجود اسکے میرے دل و دماغ پر "ہم چنیں دیگرے نیست" کا پردہ پڑا ہوا تھا تمہاری تقریر نے میری معلومات میں بھی اضافہ کیا اور اسلامی وضع قطع اختیار کرنے کا بھی باعث بنا۔ انشاءاللہ تاحیات دینی شعار کو کسی بھی حالت میں ترک نہیں کرونگا۔

طالب علم :۔ ماشاء الله' وماتوفیقی لا بالله آپ کا میں نے زیادہ وقت مشغول کردیا معاف کریں گے۔ اجازت دیجئے چلتا ہوں۔

سروس کار :۔ ٹھیک ہے عزیزم جا سکتے ہو اللہ تمہیں دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا کرے (آمین)

طالب علم :۔ السلام علیکم

سروس کار :۔ وعلیکم السلام

جہیز

چودھری :۔ السلام علیکم

مولانا :۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

چودھری :۔ واہ جناب سلام کا جواب دے رہے ہیں یا تلاوت فرمارہے ہیں

مولانا :۔ چودھری صاحب آپکو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ سلام کا جواب کس طرح دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و اِذَا حُیِّیتُم بتحیۃٍ فَحَیُّوا بِاَحسَنَ مِنھَا' کہ جب کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا کم سے کم اسی کو لوٹادو' اچھا آپ خیریت سے ہیں؟

چودھری :۔ اللہ کا فضل و کرم ہے بخیر ہوں مگر لڑکے کی شادی ہے بنابریں کچھ مشغول ہوں۔

مولانا :۔ کیا خوب زیب و زینت اور آرائش کیساتھ شادی ہو رہی ہے اور شادی کے تمام رسومات ادا کرنا اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ اتنی مشغولیت بڑھ گئی ہے

چودھری :۔ جی حضرت شادی تو بڑی شان، شوکت اور دھوم دھام سے کی جارہی ہے' جس میں روزانہ محلہ کی بہو بیٹیاں خوب جھوم جھوم کر گانے گاتی بجاتی اور اپنی خوشی و مسرت کا اظہار کرتی ہیں۔

مولانا :۔ لاحول ولا قوۃ باللہ' ایک تو شریعت کی مکمل خلاف ورزی اور یہ فخریہ جملے' بھائی چودھری جلد اپنے گھر سے گانے بجانے بند کروایئے اور عورتوں کو پردہ نشیں کیجئے اور یہ بات بھی ذہن کی تختی پر منقش کر لیجئے کہ جس طرح عورت سراپا پردہ ہے اسکی آواز بھی پردہ ہے یہ گانا بجانا تو دور حتی کہ عورتوں کیلئے نماز میں جہراً قرآت بھی ممنوع ہے بہر کیف! آپ کے قول سے پتہ چلتا ہے کہ لڑکی کے والدین سے جہیز بھی خوب لینا ہے۔

چودھری :۔ مولانا صاحب! بالکل نہیں آپ یہ سراسر غلط بول رہے ہیں ہم نے ان سے کوئی چیز بھی طلب نہیں کی ہے بلکہ دستور زمانہ کے تحت برادر صاحب نے خود کچھ ساز و سامان دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

مولانا :۔ پھر تو نقد کیش سے بھی جیب گرم ہوئی ہوگی۔

چودھری :۔ زیادہ نہیں صرف دو لاکھ روپئے جو ہمارے اپنے لڑکے کی تعلیم اور پرورش پر خرچ ہوئے ہیں صرف اتنا لینا تو کوئی برا نہیں! "بس صرف دو لاکھ روپئے"

مولانا :۔ معاذ اللہ۔ کیا دین سے بیزاری ہے آپکو معلوم نہیں ہے کہ اولاد کے والدین پر تین حقوق ہیں انہیں میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ انکی شادی اچھے اور دیندار گھرانے میں کریں پھر تو یہ (شادی کرنا) آپ پر واجب ہی ہے اور واجب پر مزید رقم لینا یہ تو رشوت ہو گیا۔

چودھری :۔ مولانا صاحب! آپ اس طرح بڑھ چڑھ کر باتیں نہ

کریں میں نے کسی سے کوئی رشوت نہیں لی ہے کہ آپ مجھ پر یہ الزام ڈال رہے ہیں بس اب میں چلتا ہوں اس الزام کی مجلس میں ایک منٹ بھی نہیں ٹھہر سکتا ہوں اور نہ ہی آپ سے ایک سیکنڈ کوئی گفتگو کر سکتا ہوں۔

مولانا :۔ بھائی صاحب! ٹھہریئے ٹھہریئے' ذرا ایک بات بھی سن لیجئے' اس طرح خفا ہو کر پائجامہ سے باہر نہ ہویئے یہ رشوت نہیں تو اور کیا ہے کہ وہ کام آپ پر واجب ہی ہے پھر بھی اس پر روپیہ کا مطالبہ' آپ خود اگر کسی محکمہ میں جاتے ہیں جہاں کام کرنے کے لئے حکماء متعین رہتے ہیں لیکن بغیر روپیہ لئے وہ کام نہیں کرتے ہیں تو اس کو آپ رشوت کہتے ہیں یا نہیں دل تھام کر جواب دیجئے؟

چودھری :۔ جی وہ تو صراحتاً رشوت ہے اس کے رشوت ہونے میں کوئی شک نہیں۔

مولانا :۔ تو جب آپ پر اپنے لڑکے کی شادی کرنا واجب ہی ہے پھر بھی لڑکی والوں سے اس پر مزید رقم و جہیز کا مطالبہ کرنا رشوت نہیں تو پھر کیا ہے اور اس رشوت پر حدیث میں وعید آئی ہے "الرَّاشِیْ وَا لْمُرْتَشِیْ کِلَاھُمَا فِی النَّار" کہ رشوت لینے اور دینے والا دونوں کا ٹھکانہ جہنم ہے' اور یہ رشوت جو آج تلک کے نام سے پھیل رہی ہے ایسی "وبا" ہے کہ جس سے معاشرے کا نظام تباہ و برباد ہو کر رہ گیا ہے۔

چودھری :۔ حضرت جہیز و تلک میں تو ساری دنیا ملوث ہے ایک ہم بھی سہی۔

مولانا :۔ افسوس صد افسوس! آپ ہی جیسے حریص لوگوں نے تو سوسائٹی کا وقار خراب کر دیا ہے ہوش میں آیئے اور غور کیجئے کہ آج ہمارے معاشرے کی کتنی دوشیزائیں "کہیں زینہ تو کہیں سفینہ' کہیں شبانہ تو کہیں افسانہ' بے انتہا حسن و جمال کے باوجود بن بیاہی بیٹھی ہیں ان کے والدین شب و روز اسی فکر میں بسر کر رہے ہیں اور آج ان دوشیزاؤں کی روحیں معاشرے سے پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ خدارا رحم کھاؤ! ظلم و بربریت کی راہ ترک کرو! عورتوں کے وقار کو سمجھو! زمانۂ جاہلیت کی طرح سنگ دل نہ بن جاؤ!'

چودھری صاحب مجھے خوف ہے کہ کہیں آپ ان معصوم کی آہ وویلا کی زد میں نہ آجائیں۔

چودھری :۔ جی حضرت ہمارا دل بھی دھڑکنے لگا واقعی لڑکیاں قابل رحم ہیں اب آپ جو بھی فرمائیں اور جو بھی حکم کریں میں قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔

مولانا :۔ اگر آپ اپنے لڑکے کو ازدواجی زندگی کے زرخرید غلام بنا کر نہیں بلکہ قرآن کے حکم (اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ) کے تحت اور نواب کی حیثیت سے زندگی بسر کروانا چاہتے ہیں تو احکام شریعت کو اپنا نمونۂ عمل بنا کر بغیر تلک و جہیز اپنے لڑکے کی شرعی شادی کیجئے۔

چودھری :۔ شرعی شادی کس طرح ہوتی ہے ذرا روشناس کرئیے؟

مولانا :۔ شرعی شادی نہایت سہل اور آسان ہے کہ نکاح کیا جائے

اور بلا جہیز و تلک اور بغیر ادائیگیٔ رسومات اپنی بہو کو گھر لے آیا جائے جہیز وغیرہ تو غیر اسلامی رسومات ہیں جس نے آج مسلمانوں کے گھروں میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے جن کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے۔

چودھری :۔ ٹھیک ہے حضرت سمجھ میں آگیا ابھی جاتا ہوں اور شادی کی تمام رسومات ختم کر کے اپنے لڑکے کی شرعی شادی رچاؤں گا اور آئندہ بھی اپنے تمام لڑکوں کی شادی بغیر جہیز و تلک کرنے کا عزم مصمم کرتا ہوں۔

مولانا :۔ خدا کا فضل ہے کہ اس نے آپکو توفیق دی اب اجازت دیجئے چلتا ہوں؟

چودھری :۔ ٹھیک ہے حضرت دعاؤں کی درخواست ہے۔

مولانا :۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

چودھری :۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘

طلاق

دیہاتی :۔ السلام علیکم

مفتی :۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

دیہاتی :۔ حضرت خیریت ہے؟

مفتی :۔ الحمد للہ بخیر ہوں تمہارا کیا حال ہے ایسا لگتا ہے کہ تم بہت پریشان ہو

دیہاتی :۔ بات کچھ ایسی ہی ہے میں اپنا رونا ہی رونے آیا ہوں اپنے حالات سے دوچار ہوں' دل باہر آرہا ہے' آنکھیں آنسوؤں سے تر ہیں بتاؤں تو کیا بتاؤں زباں لرز رہی ہے بیان کرنا چاہتا ہوں! لیکن.........

مفتی :۔ یہ لفظ لیکن کیا بلا ہے کہ تم "لیکن" سے آگے نہیں بڑھتے صاف صاف باتیں کرو پہلے تمہارا ہی دکھڑا سنتا ہوں گرچہ مجھے دیگر کام بھی ہیں جگہ جگہ سے آئے ہوئے استفتا کے جواب بھی دینے اور فتوے بھی لکھنے ہیں

دیہاتی :۔ حضرت مجھے بھی فتویٰ ہی لینا ہے آپ مجھے فتویٰ دیجئے' صرف فتویٰ' آپ مجھے فتویٰ دیجئے؟

مفتی :۔ ارے بھائی کیا تمہارا دماغ آؤٹ ہو گیا ہے' پاگل تو نہیں ہو گئے ہو' ہوش میں آؤ' اپنے حالات بتاؤ' کیا مسئلہ اور کیا پریشانی ہے کیوں آئے اور کیا چاہتے ہو کچھ بتاؤ گے جب ہی تو فتویٰ دوں گا؟

دیہاتی :۔ مفتی صاحب! دنیا مجھے چھجّو میاں کہتی ہے' میں ایک کاشتکار آدمی ہوں' ایک مدت سے میری اپنی بیوی کے ساتھ بڑی اچھی زندگی گذر رہی تھی ہر موڑ پر ہمدردی اور دلی لگاؤ تھا' وہ بڑی غمگسار تھی اور محبت سے اس کا دل بھرا ہوا تھا' بچوں کی پرورش اور گھر کی حفاظت کو اپنا فریضہ سمجھتی تھی' سیرت کے علاوہ صورت میں بھی وہ اپنی مثال آپ تھی' اس کا حسن و جمال بھی لاکھوں میں ایک اور نام بھی بڑا سنہرا تھا (انمول)

مفتی :۔ ارے چھجو میاں میں نے تم سے اسباب حیرانی دریافت کئے ہیں نہ کہ بیوی کے حسن و جمال پر تبصرہ ٹھنڈی سانس مت بھرو اور

اصل بات کیا ہے وہ بتاؤ۔
دیہاتی :۔ مفتی جی! معاف کیجئے گا اصل میں بات یہ ہے کہ کل میں اپنی بیوی (انمول) سے کہہ گیا تھا کہ میں تو کھیت پر ہل چلانے جاتا ہوں اور تم ناشتہ لیکر آنا لیکن اس نے دیر کر دی اور میرے انتظار کی گھڑیاں بڑھتی گئیں، راہ تکتا رہا لیکن جب میں اس کے آنے کی آہٹ کسی جانب سے نہ سنی تو گھر کی طرف چل دیا راستے میں وہ ناشتہ لئے آ رہی تھی مجھے دیکھ کر کچھ معذرت کرنا چاہ رہی تھی لیکن میں غصہ سے سرخ ہو رہا تھا اور اپنا ہوش کھو بیٹھا تھا پھر میں نے طلاق کی تینوں گولیاں فائر کر دیں اس کی جان منہ کو آگئی اور روتی، چیختی ہوئی وہ گھر جا بیٹھی چند لمحے بھی نہ گذرے تھے کہ مجھے دن میں ہی تارے نظر آنے لگے۔

مفتی :۔ کیوں؟ کیا آنکھ کی بینائی میں اضافہ ہو گیا تھا یا دن میں ستارے صرف تمہارے ہی لئے نمودار ہوئے تھے پھر تو تم دانشور آدمی ہو کہ دن ہی میں ستارے دیکھتے ہو۔

دیہاتی :۔ حضرت جی! نہیں بلکہ مجھ پر ایک نشہ سوار تھا اب اتر گیا اور غصہ کی آگ ٹھنڈی ہوئی پھر ہوش ہوا کہ اب میری زندگی کیسے کٹے اور کون میری ہمدردی کرے گا، پڑوسیوں نے بتلایا کہ مدرسہ...... میں بڑے مفتی بیٹھے ہیں وہی تمہارا مسئلہ حل کر سکتے ہیں۔ اس لئے دوڑتا اور ہانپتا کانپتا یہاں آیا ہوں۔

:۔ چھجو میاں! اگر یہ دوڑ تم طلاق دینے سے قبل لگا لیتے تو ان

مصیبتوں کا سامنا ہی نہیں کرنا پڑتا اور تمہارا مسئلہ حل ہی تھا لیکن حیف صد حیف! کہ جو رشتہ زندگی بھر کے لئے جوڑا گیا تھا تم نے اسے منقطع کر کے ایک بے قصور وبے گناہ عورت پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھادئے اور بیک وقت طلاق کی تینوں گولیاں فائر کر دیں اگر طلاق ہی دینی تھی تو شریعت کے طریقے پر دے لیتے۔

دیہاتی :۔ حضرت بڑی چوک ہوئی شریعت سے ناانجانی کی وجہ سے، اب بھی مجھے بتلایئے کہ شریعت میں طلاق دینے کا کیا طریقہ ہے تاکہ آئندہ ہوشیار رہوں۔

مفتی :۔ ہماری شریعت نہایت آسان اور ہمدرد ہے اس کا قانون ہے کہ جب میاں بیوی کے درمیان کوئی اختلاف ہو جائے بیوی نافرمان وبدخصلت ہو تو شوہر کو چاہئے کہ حتی الامکان برداشت کرے لیکن جب نبھاؤ کی کوئی صورت ہی نہ ہو تو عورت کے حیض سے پاک ہو جانے کے بعد ایک طلاق دیدے جس میں اس سے ملاقات نہ کی ہو یا تینوں طلاقیں تین طہر میں دے اور ایک صورت یہ بھی ہے کہ ایک ہی طہر میں تینوں طلاقیں دیدے لیکن سب سے بہتر پہلا طریقہ ہے اگر تم طریقۂ اول اختیار کر لئے ہوتے تو آج اس طرح پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تھی بغیر نکاح کے ہی اپنی بیوی سے رجوع کر سکتے تھے لیکن!

"اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"

دیہاتی :۔ حضرت بڑا درد ہے اور سینہ جل رہا ہے، اب کوئی

صورت بتلایئے اور ہمارے دھڑکتے دل کو تسکین دیجئے مجھ بیکس پر رحم کیجئے۔ آپ کا احسان ہوگا۔

مفتی :۔ چھجو میاں! تمہاری حالت پر ترس کھاتے ہوئے ایک صورت ہمیں سمجھ میں آرہی ہے لیکن وہ بھی کالعدم ہی ہے۔

دیہاتی :۔ حضرت وہ صورت کیا ہے جلدی بتلایئے' حضرت ذرا جلدی' بس صورت نکالئے صورت'؟

مفتی :۔ وہ صورت حلالہ کی ہے کہ اس عورت کا نکاح کسی دوسرے شخص سے ہو جائے اور اتفاق سے وہ شخص بھی تمہاری طرح طلاق دیدے تو عورت کے عدت گذارنے کے بعد پھر اس عورت سے تم نکاح کر سکتے ہو' لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس عورت کو اس کا شوہر ثانی طلاق دے ہی دے کیونکہ اس نے اپنی زندگی گذارنے کے لئے اس سے شادی کی ہے نہ کہ تجھ جیسے بیوقوف اور نادان کی طرح عورتوں کی زندگی سے کھیلنے کے لئے۔

لہذا تم کوئی دوسری راہ ڈھونڈو اسی میں خیر ہے۔

بہاتی :۔ ٹھیک ہے حضرت ہم نے پوچھا آپنے بتلایا اور شریعت کا ستہ دکھلایا' شکریہ' اب چلتا ہوں دعاء کی درخواست ہے۔ السلام علیکم۔

ن :۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔

جلّ جلالہٗ

تیری ذات پاکؐ ہے اے خدا تیری شان جلّ جلالہٗ
تیرا نام مالک دو جہاں تیری شان جل جلالہٗ
جسے چاہے مردہ بنائے تو جسے چاہے زندہ اٹھائے تو
تیرے ہاتھ میں ہے فنا بقا تیری شان جل جلالہٗ
کوئی شاہ کوئی امیر ہے کوئی بے نوا وفقیر ہے
جسے چاہا جیسا بنا دیا تیری شان جل جلالہٗ
ہراک چمن میں ہے تیرا رنگ وبو، ہر زباں پہ طوطی کے تو ہی تو
پڑھے کیوں نہ بلبل خوشنوا تیری شان جل جلالہٗ
تیرا رنگ لعل و گہر میں ہے' تیرا نور شمس و قمر میں ہے
تیری ذات عمّ نوالہٗ! تیری شان جل جلالہٗ

پیش کردہ:۔ "منصور جامعی" شمسی

سرکار بیٹھے ہیں

(عبدالعزیز ظفر جنکپوری قاسمی)

ابوالقاسم محمد پیکر ایثار بیٹھے ہیں
صحابہ صف بہ صف ہیں درمیاں سرکار بیٹھے ہیں

فدایان رسول پاک ویار غار بیٹھے ہیں
لئے درد جہاں شاہ امم غمخوار بیٹھے ہیں

ادھر سرکار ہجرت کیلئے تیار بیٹھے ہیں
ادھر کفار مکہ درپے آزاد بیٹھے ہیں

عجب ہے ثور کا نقشہ ہیں آقا زینت خلوت
مؤدب ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ بیٹھے ہیں

امام الانبیاء ہیں جلوہ فرما ارض طیبہ میں
حضوری میں اشداء علی الکفار بیٹھے ہیں

شب معراج کو اسلام کا اک مرحلہ کہیے
حریم ناز میں حق کے شہ ابرار بیٹھے ہیں

ملائک انبیاء سرتا بہ پا محو ادب ہو کر
سبھی بیت مقدس میں پئے دیدار بیٹھے ہیں

نظر آئے نہ کیوں ہر چیز معیاری نگاہوں میں
خدا کے دین کے خود آخری معیار بیٹھے ہیں

شریک کلمۂ طیب گرامی نام ہے جن کا
وہ محبوب خدا کونین کے سردار بیٹھے ہیں

جہاں میں آئے جو محبوب رب العلمین بنکر
مسیحائے زماں وجہ جہاں سرکار بیٹھے ہیں

دکھانے معجزہ شق القمر کا سارے عالم کو
محمد مصطفیٰ کونین کے سردار بیٹھے ہیں

نہ گارو! چلے آؤ شفاعت بالیقیں ہوگی
شفاعت کو شفیع المذنبیں تیار بیٹھے ہیں

ظفر وہ رحمۃ للعالمیں جو اہل طائف کے
مسلسل جور سہہ کر مظہر کردار بیٹھے ہیں

باب ۳

بزم شعری

ہدایت

جلسوں اور کانفرنسوں میں اناؤنسر اپنے عمدہ کلام اور منتخب اشعار کے بل بوتے پر اہل محفل کا دل جیت لینے کی کوشش کرتا ہے لہذا اس باب میں چیدہ چیدہ اشعار بھی رقم کر دئے گئے ہیں جنھیں آپ دوران نظامت استعمال کر کے اہل مجلس کی بھرپور توجہ اپنی جانب مبذول کر سکتے ہیں۔

منجدھار میں کشتی کو چلانا سیکھو
ظلمت میں دیئے حق کے جلانا سیکھو
یوں تو کہنے کو سبھی کہتے ہیں اللہ اللہ
تم تو اللہ کیلئے سر کو کٹانا سیکھو

☆

دنیا کی ہر ایک ذات پہ 'فائق تو ہے
تو رب مسا! صبح کا فالق تو ہے
ہم دل سے یقین رکھتے ہیں تجھ پر یارب
اس قریۂ امکان کا خالق تو ہے

☆

ہائے افسوس کہ قرآں تم سے چھوٹ گیا
عیش میں دامن ایماں تم سے چھوٹ گیا
مل رہی ہے تمہیں اپنے ہی گناہوں کی سزا
دوستو! حشر کا داماں تم سے چھوٹ گیا

☆

جہاں پر ذکر ہو ان کا وہاں آؤ ضرور آؤ!
ملیں جو پھول گلزار نبی کے ان کو چن لاؤ
انہیں کی کالی کملی میں شفاء روح ہے حامد
حقیقی زندگی چاہو تو کملی سے لپٹ جاؤ

جرأت مدح نبیؐ کر تو رہا ہوں لیکن
حرف اظہار میں تاثیر کہاں سے لاؤں
پیکر نور کو الفاظ میں ڈھالوں کیسے
حرف قرآں کی تفسیر کہاں سے لاؤں

☆

جس جگہ دوستو! مرنا بھی ہے جینے کی طرح
وہ کوئی شہر تو لے آؤ مدینے کی طرح
یوں تو گستاخ زمانے میں بہت ہیں لیکن
ہاں مگر کوئی نہیں رشدی کمینے کی طرح

☆

زباں پر مومنوں کے جب بھی ذکر تاجدار آئے
تو اس کے بعد لازم ہے کہ ذکر چاریار آئے
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ با وفا جب ہوں
تو کیوں کر نہ باغ مصطفےٰ میں پھر بہار آئے

☆

چمکتا رہے تیرے روضہ کا منظر
سلامت رہے تیرے روضہ کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابو ذر
ہمیں بھی عطا ہو وہ جذب بلالی

محمل کا اعتبار نہ منزل پہ اختیار
پر پیچ راستوں میں کسے راہ نما کریں
ہم تو چلیں گے باد مخالف ہو جدھر کی
لیکن جو لوگ سست عناصر ہیں کیا کریں

☆

نور ہی نور کا سماں کیسی عجیب رات ہے
عرش سے لیکر فرش تک کار عجائبات ہے
شعلے ہاتھ میں لئے ہوئے نجم و قمر کہاں چلے
کیوں ہے بچھی یہ چاندنی کس کی سجی بارات ہے

☆

ہو درد، فکر کچھ بھی تو دیکھ چار سو
ماحول کی شکایت تو ہر جا ہے چار سو
ہے کون سا بگاڑ جو پائے نہ چار سو
ایمان ہو، اخلاق ہو، بگڑا ہے چار سو

☆

پردہ غفلت کا ان آنکھوں سے اٹھا دے یارب
اپنے بندوں کو راہ راست دکھا دے یارب
شب ہے تاریک سمندر میں بپا ہے طوفان
ڈوبتی ناؤ کو ساحل سے لگا دے یارب

محفل توحید ! بزم دین و دنیا .... میں۔ نگار

تیری صورت بھی لاثانی تیری سیرت بھی لاثانی
سلام اے شہر مزمل اے معنی یسین
لب جبریل ہے تیرے لئے وقف ثنا خوانی

☆

پیغمبر اعظم کے ثناخواں ہم ہیں
اسلام کی عظمت کے نگہباں ہم ہیں
سچ یہ ہیکہ احکام نبی سے پھر کر
دنیا میں ذلیل اور پریشان ہم ہیں

☆

ظلمت میں ضیاء ہے فقط اسکی ہستی
رحمت کی گھٹا ہے فقط اسکی ہستی
جس ذات سے روشن ہوا الفت کا چراغ
عنوان وفا ہے فقط اسکی ہستی

☆

کیا بتاؤں اے مسلماں تجھ سے نادانی تیری
نام کو بس رہ گئی ہے اب مسلمانی تیری
تھا کبھی حیران زمانہ تیری شوکت دیکھ کر
ہو گئی ضرب المثل عالم میں حیرانی تیری

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقش روئے محمد بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی بزم کون و مکاں سجایا گیا
وہ محمدؐ بھی احمدؐ بھی محمودؐ بھی ذات مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا

☆

خوف ظلمت سے نہیں حسن یقیں سے ہوگا
ایک نئی صبح کا آغاز یہیں سے ہوگا

☆

الٰہی دے اثر ایسا میری بے تابیٔ دل میں
چلے آئیں کلیجہ تھام کر وہ میری محفل میں

☆

منجمد خوں کو موجوں کی روانی دیدے
پھر سے احساس فسردہ کو جوانی دیدے

☆

ایک مرکز پہ ٹھہر پختہ خیالوں کی طرح
روک دے سیل حوادث کو جیالوں کی طرح

☆

تو جو چاہے تو بدل جائے نظام امروز
عہد رفتہ کے پلٹ آئیں وہ لمحات حسیں

جسے سنکر بہار آئے جہاں دین و ایماں میں
سنانی ہے مجھے دنیا کو پھر وہ داستاں ساقی

☆

یقیں آئے یقیں کر لو میری باتیں ذہن نشیں کر لو
دور حاضر کے مصلحت ہیں یہ دشمنوں کو بھی ہم نشیں کر لو

☆

افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر
کرتے ہیں خطاب آخر اٹھتے ہیں حجاب آخر

☆

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
تمہیں چلدئے داستاں کہتے کہتے

☆

نطق کو سو ناز ہیں تیرے لب اعجاز پر
محو حیرت ہے ثریا رفعت پرواز پر

☆

کرتا ہے رشک ہم پہ زمانہ اسی لئے
ہم میں ہے آج ایک خطیب سحر بیاں

☆

تیرے دیوانوں کو خوف دار کیا
پھول چننے ہیں تو خوف خار کیا

تیرے سینے میں ہے پوشیدہ ہے راز زندگی کہدے
مسلماں سے سوز و ساز و زندگی کہدے

☆

ضمیر لالہ روشن چراغ آرزو کر دے
چمن کے ذرے ذرے کو شہید جستجو کر دے

☆

آغاز ہو جلسے کا قرآں کی تلاوت سے
مسرور دل مومن ہو اسکی حلاوت سے

☆

تسکین دل محزوں نہ ہوئی وہ سعی کرم فرما بھی گئے
اسی سعی کرم کو کیا کہئے 'بہلا بھی گئے تڑپا بھی گئے

☆

حسن ہی حسن ہے کس سمت اٹھاؤں آنکھیں
نور ہی نور ہے تاحد نظر آج کی رات

☆

تجربہ ہے ہمیں لاہم کو قیادت دیدے
ہم نے صدیوں اسی دھرتی پہ حکومت کی ہے

☆

پیش کرتا ہوں تمنائے محبت کا سلام
اپنے احباب کو دیتا ہوں مسرت کا پیام

دولت کی چاہ ہے نہ خزینے کی آرزو
ہم کو فقط ہے خاک مدینے کی آرزو

☆

میں ہوں چند دن کا مہماں میری قدر کر کے جاناں
تیری انجمن میں شاید یہ قیام آخری ہے

☆

اثر کرے نہ کرے سن تو لے میری فریاد
نہیں ہے داد کا طالب یہ بندۂ آزاد

☆

جو اتر نہ جائے دل میں وہ صدا صدا نہیں ہے
جو نہ عرش کو ہلا دے وہ دعاء دعاء نہیں ہے

☆

سلام اس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں
بڑھا دیتے ہیں ٹکڑا سر فروشی کے فسانے میں

☆

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

☆

تجھے اے مرد مؤمن ہوش میں آنا مبارک
مئے توحید پی کر جوش میں آنا مبارک ہو

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

☆

در فشانی نے تیری قطروں کو دریا کر دیا
دل کو روشن کر دیا آنکھوں کو بینا کر دیا

☆

اگر اندر سے نکلے ساتھ لے کر دل کی آہوں کو
میری آواز کو پھر تو صور کی آواز بن جائے

☆

تسلیم کہ حاصل تجھکو ہر علم و ہنر ہے
لیکن یہ بتا کچھ تجھے اپنی بھی فکر ہے

☆

یوں تو اس قادر و قیوم کی رحمت ہے عام
پر مقدر سے ملا کرتا ہے توحید کا جام

جدید عربی زبان کا

تالیف ———— ندیم الواجدی (فاضل دیوبند)

معلم العربیہ
اردو میں جدید عربی زبان کی تعلیم کے لئے نہایت سہل اور مفید سلسلۂ نصاب چار حصوں میں۔ قیمت مکمل

عربی بولئے
عربی مدارس کے اساتذہ، طلباء، عربی زبان کے اسکالرس، حجاج کرام عرب ممالک میں تجارت، ملازمت اور سیاحت کی غرض سے جانے والوں کے لئے عربی زبان بول چال کی کتاب اردو ترجمہ کے ساتھ۔ قیمت

عربی میں خط لکھئے
عربی اور اردو میں خطوط نویسی کے موضوع پر اپنی نوعیت کی پہلی کتاب، سو سے زیادہ عربی خطوط کے رواں دواں اور شگفتہ وسلیس ترجمے کے ساتھ تہنیت، تعزیت، شکوہ شکایت، دعوت، محبت، تجارت، تعلیم وغیرہ موضوعات سے متعلق بے شمار خطوط اور تار کے نمونے۔ قیمت

عربی میں ترجمہ کیجئے
عربی زبان میں ترجمہ نگاری اور مضمون نویسی کے لئے رہنما کتاب، دینی، اخلاقی، معاشرتی، سوانحی، وصفی، فکری، تعلیمی، تربیتی، طبی، سائنسی، زرعی، لغوی، ادبی، فنی، سیاسی تاریخی اور دوسرے موضوعات پر نمونے کے مضامین، شروع میں ترجمہ نگاری مضمون نویسی کے اصول وقواعد پر مشتمل ایک تفصیلی مقدمہ۔ کتاب کے آخر میں ایک ہزار سے زائد مشکل الفاظ کے معنیٰ۔ قیمت

دار الکتاب، دیوبند یوپی